



# بُلوچستان صوبائی اسمبلی

## کی کارروائی

اجلاس منعقدہ شنبہ سورہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء بمقابل ۲/ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفوہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
۲۔	وقتہ سوالات	
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲۵
۴۔	تحریک التواء نمبر ۸؛ اکٹر عبد المالک صاحب	۲۶
۵۔	تحریک التواء نمبر ۷؛ مجاہد مولانا عبد الغفور حیدری صاحب	۳۲
۶۔	وادی زیارت کا ترقیاتی ادارے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۳ء (مسودہ قانون نمبر ۹ مصدرہ ۱۹۹۲ء) منتظر ہوا	۵۰
۷۔	اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت اسلامی نظام میثاث کا ایوان کی میزبان رکھا جانا۔	۵۰
۸۔	مشترکہ قرارداد نمبر ۲ مجاہد نواب محمد اسلم ریسالی عبد القبار خان اور مولانا امیر زبان صاحب	۵۱
۹۔	مشترکہ قرارداد نمبر ۳ مجاہد سر جائیں اشرف (وزیر) اور اکٹر عبد المالک صاحب	
۱۰۔	گورنر بلوچستان کا حکم Prorogation-orders	

جناب اسپیئر — — — — ملک سکندر خان ایڈ و کریٹ

جناب ڈپٹی اسپیئر — — — — مسٹر عبدالقہار خان و دان  
داز موڑخہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۳ء

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — سیکریٹری ہموہلی اسپلی  
مسٹر محمد افضل — — — — جوائز شاہی سیکریٹری ہموہلی اسپلی

(ذوٹ، کامیون اور اسپلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہے)

## ب

### فهرست ممبران اسمبلی

(وزیر تعلیم)	۱ میر عبد الجید بزنجو
وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)	۲ میر تاج محمد خان جمالی
وزیر خزانہ	۳ نواب محمد اسلم رئیسانی
وزیر بلدیات	۴ سردار شاہ اللہ زہری
وزیر صحت	۵ میر اسرار اللہ زہری
وزیر مال	۶ میر محمد علی رند
وزیر منسوبہ بندی و ترقیات	۷ مسٹر جعفر خان مندو خیل
وزیر اطلاعات و ثقافت	۸ میر جان محمد خان جمالی
وزیر کیوڈی اے	۹ حاجی نور محمد صراف
وزیر مواصلات و تعمیرات	۱۰ ملک محمد سرور خان کاکڑ
وزیر بہبود آبادی و اقلیتی امور	۱۱ ماشی جانبی اشرف
وزیر ماہی کیری	۱۲ مولوی عبد الغفور حیدری
وزیر صنعت و رفت	۱۳ مولوی عصمت اللہ
وزیر پلک ایلتھ انجینرینگ	۱۴ مولوی امیر زمان
وزیر داخلہ	۱۵ مولوی نیاز محمد دہرانی
	۱۶ مولانا عبد الباری
	۱۷ مسٹر حسین اشرف
	۱۸ میر محمد صالح بھوتانی
	۱۹ مسٹر محمد اسلم بزنجو
	۲۰ نواب راڈہ ذوالقدر علی گھسی

وزیر سماجی بہود	ملک محمد شاہ مردان زئی	۲۱
سوپائی وزیر	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	۲۲
(صوبائی وزیر)	مسٹر سعید احمد ہاشمی	۲۳
وزیر علی محمد نو تیزی	میر علی محمد نو تیزی	۲۴
سردار میر محمد عاصم کھنڈی	مسٹر عبد القہار خان	۲۵
سردار میر محمد حسین خان اچھنی	مسٹر عبد الجمید خان اچھنی	۲۶
سردار محمد طاہر خان لوئی	سردار محمد طاہر خان لوئی	۲۷
میرزا ز محمد خان کھمتوان	میرزا ز محمد خان کھمتوان	۲۸
حاجی ملک کرم خان خجعک	حاجی ملک کرم خان خجعک	۲۹
سردار میر محمد ھایلوں خان مری	سردار میر محمد ھایلوں خان مری	۳۰
(صوبائی وزیر)	نواب محمد اکبر خان بخشی	۳۱
وزیر ظہور حسین خان کوسه	میر ظہور حسین خان کوسه	۳۲
سردار فتح علی عمرانی	سردار فتح علی عمرانی	۳۳
سردار محمد عاصم کرد	مسٹر محمد عاصم کرد	۳۴
سردار میر جاکر خان ڈوکی	سردار میر جاکر خان ڈوکی	۳۵
(صوبائی وزیر)	میر عبد الکریم نو شیروانی	۳۶
وزیر جنگلات	شہزادہ جام علی اکبر	۳۷
ہندو اقلیتی نمائندہ	مسٹر پکول علی ائمہ ہوکیٹ	۳۸
سکھ اقلیتی نمائندہ	ڈاکٹر عبد المالک بلوج	۳۹
مسٹر ارجمند داس بخشی	مسٹر ارجمند داس بخشی	۴۰
سردار سنت سنگھ	سردار سنت سنگھ	۴۱

# بلوجستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء بمقابلہ ۲ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ

بروز شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ نجع کے پیسے منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اپنے کر السلام علیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَهُ مِلْكُ  
يَوْمٍ الدِّينِ ۝ إِنَّا لَكَ نَعْبُدُ وَإِنَّا لَكَ نَسْتَعِينُ ۝ أَهْدَى  
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ  
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ترجمہ : ہر طرح کی ستائیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے، جو رحمت والا ہے، اور جس کی رحمت تمام تخلوقات کو اپنی بخششوں سے ملا مل کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے، جس دن کاموں کا بدله لوگوں کے حصے میں آئے گا (خدا یا) ! ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری اعتمادوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدا یا) ہم پر (سعادت) کی سیدھی راہ کھول دے۔ وہ ان جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھنکارے گئے، اور نہ ان کی جو راہ سے بھلک گئے۔

### وقفہ سوالات

**جناب اپیکر۔** سوال نمبر ۵۹۵ مسٹر کچوں علی صاحب کا ہے، جواب کو پڑھا ہو الگور کریں۔  
**مسٹر کچوں علی ایڈوکیٹ۔** بس اس میں میرا کوئی خمنی نہیں ہے جناب اپیکر، سوال نمبر ۵۹۶ اور ۷۵۹ میں بھی میرا کوئی خمنی نہیں ہے۔

**X ۵۹۵ مسٹر کچوں علی۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکران ڈویژن کے اسکولوں کے لئے سائنس کے سامان کی خریداری کے لئے مکمل خزانہ سے مئی ۱۹۹۲ء میں فنڈر میز ہو چکے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ رقم کس قدر ہے، نیز مذکورہ سامان اب تک متعلق اسکولوں میں نہ پہنچنے کی وجہات کیا ہیں اور ان رقم کو خرچ کرنے کے طریقہ کار کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر تعلیم عبدالجید بزنجو (الف)، یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام اسکولوں بیشمول مکران ڈویژن کے لئے سائنس کے سامان کی خریداری کے لئے مکمل مالیات نے مئی ۱۹۹۲ء میں فنڈر جاری کئے تھے جو کہ مکمل تعلیم نے صوبہ کے تمام مل والی اسکول بیشمول مکران ڈویژن جاری کئے تھے۔

(ب) مکران ڈویژن کے اضلاع کو چھ لاکھ چالیس ہزار نو سو روپے حسب ذیل دینے گئے تھے۔

صلح ترتیب = / ۵۰۰، ۷۳۳ روپے

= پنجگور = / ۳۰۰، ۰۷۴ اروپے

= گواہ = / ۰۰۰، ۰۳۲ اروپے

میزان ۴۳۰، ۹۰۰

**X ۵۹۶ مسٹر کچوں علی۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزارت بینک کے تعاون سے ۳۲ سو زو کی گاڑیاں سینڈ اینجینئرنگ کمپنی پر اجیکٹ کو میا کی گئی تھیں۔ اور اب یہ پروجیکٹ ختم ہو چکا ہے، نیز اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ گاڑیوں میں سے کتنی گاڑیاں پر ائمی ڈائرکٹریٹ کو واپس کر دی گئی ہیں، کتنی گاڑیاں اب تک ذاتی استعمال میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینڈ اینجینئرنگ کمپنی پر اجیکٹ کے اوائل، نوشی اور رسپی میں بھی سب سینئر قائم کئے گئے تھے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان سینئروں کا سامان کس ادارے کو واپس کیا گیا ہے تفصیل دی جائے؟

**وزیر تعلیم۔** (الف) ورلڈ بینک کے تعاون سے عمل میں آنے والے سینڈ پرائمری انجوکیشن پراجیکٹ کو ۲۳ نویں بلکہ ۲۹ سووز کی گاڑیاں میا کی گئی تھیں۔ ان میں سے ۹ گاڑیاں ایڈیشنل ڈائریکٹر انجوکیشن پروگرام کے دفتر میں پہنچ گئی ہیں جو نکہ پراجیکٹ کا کچھ عملہ ایڈیشنل ڈائریکٹر کے متحت ابھی تک کام کر رہا ہے، نیز رابطہ معلمات بھی بدستور کام کر رہی ہیں۔ اس لئے ۱۰ سووز کی گاڑیاں ابھی تک پراجیکٹ کے تحت کام کرنے والے عملہ اور رابطہ معلمات کے پاس ہیں، ان کے علاوہ ایک گاڑی ضلعی آفیسر تعلیمات جعفر آباد اور ایک گاڑی ایس۔ ذی۔ ای۔ او تربت کے سرکاری استعمال میں ہے جبکہ باقی ۸ گاڑیاں کنسلنٹ (Consultant) یا ایس ایڈ کے بغلہ میں حفاظت سے کھڑی کردی گئی ہیں۔ کوئی گاڑی کسی کے ذاتی استعمال میں نہیں ہے۔

(ب) یہ رقم ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول اور ضلعی تعلیمی آفیسران کو برائے مل اسکول جاری کی گئی تھیں، مذکورہ رقم متعلق آفیسر ادارے کی ضروریات کے مطابق محکمہ مالیات کے جاری کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق خرچ کرتا ہے جس کی اخبار میں بذریعہ اشتراک نہیں رکی طبی شامل ہے ساننسی سالمان ڈویژن کے تمام اسکولوں کو پہنچ چکا ہے جس کی تصدیق متعلقہ ضلعی تعلیمی آفیسران نے کر دی ہے۔

#### X ۵۹۷ مسٹر چکوں علی۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نور محمد لیب اٹنڈنٹ (Lab Attendant) گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول تربت عرصہ دراز سے غائب ہے اور اسکی تنخواہ مذکورہ اسکول سے برآمد ہو رہی ہے۔  
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

**وزیر تعلیم۔** الف - یہ درست ہے کہ مسی نور محمد لیب اٹنڈنٹ (Leb Attendant) گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول تربت مارچ ۱۹۹۱ء سے غیر حاضر ہے لیکن اس کی تنخواہ ہیڈ مسٹریں متعلقہ نے تاریخ غیر حاضری سے بند کی ہوئی ہے۔

(ب) ہیڈ مسٹریں مذکورہ کو ہدایت کی گئی کہ اپنکا رکورڈ کے خلاف غیر حاضری کرنے پر انہیں منع اور ڈسپلن روکز کے مطابق فوری کارروائی کر کے محکمہ کو اطلاع کریں۔

#### X ۵۹۸ مسٹر چکوں علی۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنج گورنمنٹ اسکول میں استادوں کی کمی ہے جب کہ کوئی کے بعد صوبہ کے دیگر

تمام اضلاع کے اسکولوں کے مقابلے میں پہنچکور کے اسکولوں میں طلباً کی تعداد زیادہ ہے؟"

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے محکمہ تعلیم کو پہنچکور کے اسکولوں میں استاذہ کی کمی دور کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق پہنچکور کے اسکولوں میں استاذہ کی کمی کس حد تک پوری کی گئی ہے اور کس قدر استاذہ دیئے گئے ہیں تفصیل دی جائے؟

**وزیر تعلیم (الف)۔** یہ درست نہیں ہے کہ پہنچکور کے ضلع میں استاذہ کی کمی ہے کیونکہ اس ضلع میں ایس لیٹی کی صرف دو آسامیاں اور سائنس ٹیچر کی ایک آسامی خالی ہے اس کے علاوہ تمام پوسٹوں پر استاذہ کام کر رہے ہیں۔ ایس لیٹی اور سائنس ٹیچر کی آسامیاں کو پر کرنے کے لئے بلوجستان پبلک سروس کمیشن نے پوشین مشترکی تھیں لیکن بعد میں تبدیل شدہ پالیسی کے تحت یہ اختیارات محکمہ کو بہ منظوری وزیر تعلیم دے دیئے گئے ہیں اخبارات میں تشریف ہو چکی ہے آرڈرز کر دیئے جائیں گے۔ مزید درست نہیں ہے کہ ضلع پہنچکور میں طلباء کی تعداد کو کس کے بعد تمام اضلاع کے اسکول کے طلباء سے زائد ہے۔

(ب) ضلع پہنچکور میں استاذہ کی کمی دور کرنے کے باارے میں وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات تعمیل کے سلے میں کاروانی کی جارہ ہے ضلع ہڈا میں حکومت نے BED کی رعایت بھی دی ہے جلد آسامیاں پر کروی جائیں گی۔

(ج) اس کے علاوہ اگر استاذہ کی کمی پہنچکور میں موجود ہو تو ضلعی انجوکیشن آفیسر سالانہ ایس این ای میں طلب کر سکتا ہے جس کی منظوری ہر سال بجٹ میں آتی ہے۔

**مشترکپوسٹوں علی ایڈووکیٹ۔** وزیر تعلیم صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔ اس کے بعد میرا صحنی سوال یہ ہے کہ جزو الف میں سوال ہے کہ "کیا یہ درست ہے پہنچکور کے اسکولوں میں استادوں کی کمی ہے جب کہ کوئی کے بعد صوبہ کے دیگر تمام اضلاع کے اسکولوں کے مقابلے میں پہنچکور کے اسکولوں میں طلباء کی تعداد زیادہ ہے اس کا جواب جزو الف میں دیا گیا ہے کہ "یہ درست نہیں ہے کہ پہنچکور کے ضلع میں استاذہ کی کمی ہے کیونکہ اس ضلع میں ایس لیٹی کی صرف دو آسامیاں اور سائنس ٹیچر کی ایک آسامی خالی ہے اس کے علاوہ تمام پوسٹوں پر استاذہ کام کر رہے ہیں" ہرچند کہ آپ کی نیبل پر یہ ایس این ای میں نے بھی چیف مشر صاحب اور سردار شاعر اللہ زہری اور دیگر چار پانچ مشروں کو میں نے ایس این ای بھی چیف مشر صاحب ہیں ان میں سے صرف چار میں سائنس ٹیچر ہیں جب کہ باقی بارہ میں سائنس ٹیچر نہیں ہیں۔

**جناب اسپیکر۔** آپ یہ بتائیں کہ آپ کا ضمنی کیا بنتا ہے؟  
**مسٹر چکول علی۔** میں کہتا ہوں جواب میں تضاد ہے سائنس ٹیچرز نہیں ہیں مجھے معلوم نہیں میں کیا کہوں لیکن میں کہتا ہوں انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔  
**وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر یہ ایں ایں ای ابھی مجھے پہنچی ہے یہ ۱۹۹۲ء۔ ۹۳ کی ہے اس کی پوشنیں ابھی تک نہیں دے گئی ہیں انشا اللہ اس کا فیصلہ ہونے والا ہے۔  
**مسٹر چکول علی۔** میں نے چیف منسٹر سکریٹری، ایجوکیشن ڈسٹرکٹ، ایجوکیشن آفیسر، ڈائرکٹر ایجوکیشن کو بتایا ایک کے مساوا مل اسکولوں میں ٹیچرز نہیں ہیں۔ ہائی اسکول کی باری تو مل کے بعد آئے گی تب ہی لوگ کے کانج جا سکتے ہیں۔ وہاں مل اسکولوں میں ایسے لوگ کے بھی ہیں جن کی عمر مجھ سے زیادہ ہے سوال یہ ہے کہ کیا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو پتا نہیں ہے کہ وہاں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں تو اس طرح ایجوکیشن کیسے ہوگی؟ سولہ میں سے چودہ  
**جناب اسپیکر۔** آپ اپنے ضمنی سوال کیا ملک بندکشن چاہتے ہیں۔  
**مسٹر چکول علی۔**

There is conflict between my question and in their answer

اس میں تضاد یہ ہے وہ کہتے ہیں کوئی کی نہیں ہے جب کہ میں نے اس بارے میں وزیر اعلیٰ کے سامنے سکریٹری ایجوکیشن کو ایں ایں ای ودی ہے۔  
**جناب اسپیکر۔** یہ ۱۹۹۲ء۔ ۹۳ کی ہے۔

And there posts Will be Filled Later on

**مسٹر چکول علی۔** یہ اسکولز ۱۹۹۲ء۔ ۹۳ میں اوپر کئے ہیں میں کہتا ہوں ٹھیک ہے ایسے بھی مل اسکولز ہیں جو ۷۰ء اور ۷۵ء سے بغیر ٹیچرز کے ہیں کیا یہ ان کے ساتھ ظلم نہیں؟ اس جدید دور میں طبائع سائنس کے علموں سے بہرو ہیں۔

**جناب اسپیکر۔** چکول علی صاحب آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔  
**مسٹر چکول علی۔** میری ریکویٹ ہے سوال تو تب ہو گا جب اس کا جواب ہو گا۔ میں کہتا ہوں جواب میں تضاد ہے لہذا عوام کے مفاد میں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے مفاد میں میری ریکویٹ ہے کہ انہیں حکم دیا جائے کہ ان اسکولوں میں جماں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں وہاں سائنس ٹیچرز میا کئے جائیں۔

**جناب اسٹیکر۔** میرزا نبو صاحب نوٹ کریں یہ ان کی تجویز ہے۔ چکول علی صاحب کی۔

**وزیر تعلیم۔** جناب اسٹیکر میں اس کی وضاحت کروں گا اور چکول صاحب کو جواب دوں گا کہ یہ جواب فلسطین گیا ہے دہل پھر دو آدمی سائنس ٹیچرز گئے ہیں۔ چکول صاحب یہ ایس ایس ٹی ۱۹۹۲ء۔ ۹۳ کے ہیں یہ ۹۳ کی پوشیں ہمارے پاس ہیں ان کا فیصلہ ہونے والا ہے چکول صاحب کو بھی خبر ہے ان کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں تقریباً کر کے ہم ان کو بھیجن گے چاہے سائنس ٹیچرز ہوں یا جنل ٹیچرز ہوں، یہ سب سروس کمیشن کی وجہ سے لیٹ ہو گئے تھے یہ اسکول بعد پڑا تھا، ملالہ پروگرام میں شامل ہے۔ انشاء اللہ یہ کی کو پوری کردی جائیں گی۔

**مشترک چکول علی۔** میں نے سائنس ٹیچرز کے بارے میں کہا تھا لیکن اس میں جنل ٹیچرز اور جے وی ٹیچرز کی کمی تھیک ہے میں وزیر صاحب سے بات کروں گا اور وہ ہمارے ساتھ کو اپنٹ کریں گے۔ مہانی

**جناب اسٹیکر۔** غمنی سوال اگر آپ کہنا چاہیں تو کریں۔

**مشترک چکول علی ایڈو ویکٹ۔** غمنی سوال تو نہیں البتہ میری ایک گزارش ہے جہاں جواب میں لکھا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر مل گیا تو مشترک صاحب کیا کریں گے؟

**وزیر تعلیم۔** مل گیا تو پھر بھرتی کریں گے وہ دیں گے۔

**X ۹۳ مولوی امیر زمان۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلنڈ اسکول کالو قلعہ ضلع قلعہ سیف اللہ میں مرد استاد پڑھا رہے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہیں تو اس کی وجہات بتلائی جائے؟

**وزیر تعلیم۔** (الف) یہ درست ہے کہ گرلنڈ پر انگریز اسکول کالو قلعہ ضلع قلعہ سیف اللہ میں ایک مرد استاد پڑھا رہا ہے۔

(ب) مساحت زیادہ کی تقریبی گرلنڈ پر انگریز اسکول کالو قلعہ میں کی گئی تھی لیکن وہ غیر حاضر ہتھی تھی لہذا پریس نوٹس کے دریے اسے ملزمت سے برخاست کر دیا گیا اب مسی خداۓ دوست کو مقامی پاشندوں کی مرضی سے گریز پر انگریز اسکول میں تینات کپا گیا ہے اس کی قطیعی قابلیت میرٹک ہے اور استانی نہ ملنے کی وجہ سے مفاد عامہ کے تحت ایسا کیا گیا ہے

اسکول بچیوں کی تعداد مچتیں ہے، اور عوام کو کوئی فکایت نہیں ہیں۔

**جناب اسٹریکر۔ کوئی ضمی سوال ہے؟**

**مولانا امیر زمان۔** جناب والا! میں وزیر بی اینڈ آر اور وزیر لوکل گورنمنٹ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ وہاں چار پانچ سال ہے ہے وہاں پر ایک لڑکوں کا اور ایک طالبات کا سکول ہے اور اس طرح گز گنجی میں ہائی اسکول ہے اور وہاں درگ میں ایک ڈپنسری ہے اور ان کی یہ عمارتیں دو تین سال سے ایسے پڑی ہیں نہ ان پر چھٹت ڈالی گئی ہے اور نہ دیوار کو مکمل کیا گیا ہے جو دیوار بینی تھی وہ بھی گر گئی ہے میرا مقصد یہ ہے کہ حکومت اسے سلسلے میں تعاون کرے پہلے سے دیوار گر رہی ہے وہاں طالبات کا سکول ہے اور ایک ہائی اسکول موسی خیل میں ہے اس کی ہاشمی ہے اور گز گنجی میں اسکول ہے درگ میں ڈپنسری ہے یہ لوکل گورنمنٹ کی ہے باقی بی اینڈ آر کے اس کی دیواریں دروازوں سے اوپر تک پہنچی ہوئی ہے گراب گر رہی ہے۔

**جناب اسٹریکر۔** آپ ضمی کیا کر رہے ہیں آپ وزیر تعلیم سے کیس کہ وہ اس کی سپرویژن کریں اور اس کام کو جلدی کر دیں۔

**میر عبد الجید بزنخو (وزیر تعلیم)۔** جناب والا! ہم معزز ممبر کے فوٹ میں لاتے ہیں کہ یہ موئی خیل کا سکول اور ہاشمی ہائی اسکول گورنمنٹ کرا رہا ہے اور یہ تعمیر مولانا عصمت اللہ صاحب ایم پی اے کے فذ سے کرا ری جارہی ہے اور جلات خان اس کا نہیں کدار ہے اس سے کرا ری جارہی ہے ہم اس کے بارے میں مزید پہنچتے ہیں

آپ آجائیں

**مولانا امیر زمان۔** جناب والا! ہمیں میرا مقصد یہ ہے کہ اس کے لئے تعاون کریں تاکہ کام جلدی ہو جائے جتنی جلدی ہو سکے کر دیں۔

**X ۳۳ مولوی امیر زمان۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مل اسکول برائے طالبات اور ہائی اسکول برائے طلبا موسی خیل کے ہاشمی ہائی اسکول کے کرنے کے لئے عرصے سے زیر تعمیر ہیں؟ اور کب تک ان کی تعمیل کا امکان ہے؟

**وزیر تعلیم۔** اس بارے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مل اسکول برائے طالبات اور ہائی اسکول برائے طلبا موسی خیل کے کروں کی تعمیر مکمل تعلیم کے سول درس کا نریکٹورٹ کے تحت نہیں کرا ری جارہی ہے۔

**X ۳۴ مولوی امیر زمان۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ لورالائی اور موسی خیل اور ۲۵ پر انگری اسکول بند پڑے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے اس کی وجہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

**وزیر تعلیم۔** یہ درست نہیں ہے کہ لورالائی میں موسی خیل ۲۵ پر انگری اسکول بند پڑے ہیں بلکہ تقلیلی آفیسر لورالائی کی رپورٹ کے مطابق ضلع لورالائی اور موسی خیل میں صرف پانچ پر انگری اسکول بند ہیں جن کی تفصیل دونج ذیل ہے۔

نمبر۱۔۔۔۔۔ پر انگری اسکول علی گل ایسوٹ

نمبر۲۔۔۔۔۔ سوری کنگری

نمبر۳۔۔۔۔۔ سائی ایمپروگ

نمبر۴۔۔۔۔۔ نیک محمد پرام زئی

نمبر۵۔۔۔۔۔ رانچ شادویزی

رپورٹ کے مطابق اسکول قبائل جھگڑوں کی وجہ سے بند کئے گئے تھے اور ان کا اضافہ دیگر اسکولوں میں منتقل کیا گیا ہے۔

**جناب اسٹیکر۔** کوئی ضمنی سوال ہے۔

**مولانا امیر زمان۔** جناب والا! معزز وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ۲۵ اسکول بند ہیں اتنا نہیں ہے زیادہ ہیں نہ ان کا اضافہ دیگر اسکولوں کے ساتھ منتقل ہے اور یہ نہ جھگڑوں کی وجہ سے بند ہیں جب کہ یہ تو ٹیچر کی غیر حاضری کی وجہ سے بند ہیں اور جو اساتذہ ہیں وہ وہاں حاضری نہیں دے رہے ہیں سارے اس طرح کے لوگ ہیں وہ بہت اثرور سوناخ والے لوگ ہیں اور اسکول نہیں جاتے ہیں۔

**میر عبدالجید بن بخش (وزیر تعلیم)۔** جناب والا! میں خود اس سوال سے مطمئن نہیں ہوں یہ اسکول قبائلی جھگڑے کی وجہ سے بند نہیں ہیں اس سوال کا جواب غلط ہے ہم مولانا صاحب کے ساتھ بیٹھتے ہیں ان سے تفصیلات ملے کرتے ہیں وہ اس علاقے کے آدمی ہیں ان کو زیادہ پتہ ہے یہ سارے غیر حاضری کی وجہ سے بند ہو گئے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور کارروائی کرتے ہیں۔

**مولانا امیر زمان۔** جناب والا! میں اس بارے میں ایک اور گزارش بھی کرتا ہوں یہاں پر جو وزیر صاحب نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ ۲۵ یا ۵ اسکول بند ہیں یہ پانچ نہیں ہیں پورے پنجیں اسکول بند پڑے ہیں

میرے ساتھ لست ہے۔

سب دسرا کٹ ایجو کیش آف سر ایک دن آ جاتا ہے اور یہ اساتذہ مینے میں ایک دن آ جاتے ہیں اور صرف تنخواہ وغیرہ لے جاتے ہیں نہ موہل خیل میں کوئی اسکول ہے نہ ٹپریں اور بھی جو باقی سائل ہیں ان پر توجہ دیں۔  
میر عبد الجید بزنجو، وزیر تعلیم۔ جتاب والا! میں خود اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اپنے شاف کو لے کر بیٹھتے ہیں اور آپ سے تعاون کرتے ہیں۔

جناب اسٹیکر۔ جی ہاں آپ کا جواب آگیا ہے کوارڈنینٹ کریں جو تفصیلات ہو ملے کریں۔

X ۴۲۲ مولوی امیر زمان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یو۔ ایس۔ ایڈ کانبیاری سروے کامل ہوا ہے یا نہیں۔

(ب) یو۔ ایس۔ ایڈ۔ پروجیکٹ میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور کمال کمال استعمال ہو رہی ہیں۔

وزیر تعلیم (الف) یو ایس ایڈ پروگرام کے تحت درج ذیل بنیادی سروے کامل ہو چکے ہیں

(i) مدرسہ شماری کا سروے برائے سال ۱۹۹۰ء کامل ہو چکا ہے۔

(ii) انسانی وسائل کی جانب پڑتاں کا سروے کامل ہو چکا ہے۔

(ب) یو ایس ایڈ پروگرام میں کل ۸ گاڑیاں ہیں جو مختلف سرکاری فرائض کی انجام دہی کے لئے دفتر ایڈ پیش ڈائرکٹر کے عملہ کے زیر استعمال ہیں۔

X ۳۶۱ ڈاکٹر عبد المالک۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۹۰-۱۹۹۰ء کے دوران صوبہ میں کل کتنے مل اسکولوں کی منظوری ہوئی ہے ان اسکولوں کی تقسیم کی ضلع وار تفصیل دی جائے، نیز یہ تقسیم کسی پالیسی کے تحت عمل میں آئی ہے؟

وزیر تعلیم۔ سال ۹۰-۱۹۹۰ء کے دوران چھیس مل اسکولوں کی منظوری ہوئی تھی ان اسکولوں کی

تقسیم کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

۵۔ جعفر آباد ۱

۱۔ ضلع پشین ۲

۲۔ کچھی ۱

۳۔ ذیرہ بگٹی ۱۰

۴۔ کوہلو ۸

۵۔ لسیلہ ۹

۲۔ لورلائی ۳

۳۔ ٹوپ ۲

۴۔ سبی ۱

سال ۱۹۹۰ء کے لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ گزشتہ سالوں میں جن اصلاح میں ایم پی نے 'ایم این اے' اور سینیٹریز صاحبان وغیرہ کے نہذے سے مل اسکولوں کی عمارت کی تعمیر کی گئی ہیں صرف ان اسکولوں کا درجہ بڑھایا جائے گا اس پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے جماں متعلقہ ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے صاحبان کی وساطت سے عمارتیں تکمیل ہو چکی ہیں صرف ان اسکولوں کا درجہ بڑھایا گیا۔

**جناب اسٹیکر۔** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**ڈاکٹر عبد المالک۔** جناب والا! میں ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں میں نے اس بارے میں چار سوال کئے تھے یہ میرے چار سوال نہیادی طور پر تعلیم کی پالیسی کے متعلق ہیں اور یہ پالیسی ہے کہ ہر سال ایک ضلع میں ایک پر ائمہ اسکول کو مل اسکول بنایا جاتا ہے اور ایک مل اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ دیتے ہیں تو یہاں کے لئے میں ۱۹۹۰ء کے اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں ۱۹۹۲ء اصلاح ہیں مگر ان چھیس اصلاح میں سے صرف نواضلاع پر تقسیم کیا گیا ہے باقی جو علاقے ہیں ان کو مل اور ہائی اسکول نہیں دیے گئے ہیں تو اس سلسلے میں میری وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر تعلیم صاحب سے گزارش ہے جب ہم ان کی پالیسی کے متعلق کہتے ہیں تو وہ اور بات کرتے ہیں اور ایسے دلائل دینے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اصولی طور پر کام کر رہے ہیں ہر ضلع کو ایک ہائی اسکول اور ایک مل اسکول دیتے ہیں اور یہاں جو کافی ذات ہیں ان میں صرف نواضلاع ملے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ پالیسی نہیں ہے اس سے یہ ہٹ کرے۔

**جناب اسٹیکر۔** ڈاکٹر صاحب آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

**ڈاکٹر عبد المالک۔** جناب والا! جس طریقے سے یہ کما جا رہا ہے لیکن ایسا نظر آتا ہے کہ اس کے لئے کوئی پالیسی نہیں ہے۔

**جناب اسٹیکر۔** ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ پالیسی کے مطابق نہیں ہے اس کا جواب دیں۔  
**نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)۔** جناب والا! میں ڈاکٹر صاحب کو تباہوں کہ یہ جو اعداد و شمار دیے گئے ہیں ہم نے حکومت اب بنائی ہے یہ پہلے کے اعداد و شمار ہیں یہ ہماری پالیسی نہیں ہے۔

**ڈاکٹر عبد المالک۔** جناب والا! میں تباہوں بھے بھی پتا ہے کہ یہ ۱۹۹۰ء کے اعداد و شمار ہیں مگر میرے پاس ۱۹۹۲ء کے بھی ٹیکٹاز Datas ہیں اس میں بھی بھی ہے اور میں یہ تباہوں کے تھارے ڈویشن کو دو

سال سے بھی اسکول نہیں دیا گیا ہے ایک سال عمارت دیتے ہیں تو دوسرے سال اسکول دیتے ہیں اور بہت سی جگہ پر زیادہ دیتے گئے ہیں کہ پچھلے سال کوئی ڈویژن کو چار اسکول دیتے گئے تھے یہ کوئی رول نہیں ہے مجھے پتا ہے کہ یہاں چالیس فی صد طلبہ ہیں مگر اس کے لئے کوئی اصول ہو۔

**جعفر خان مندو خیل (وزیر)۔** جناب والا! یہ میں ڈاکٹر صاحب کو بتا دوں ان کو پتا نہیں ہے کہ کونہ میں چالیس فی صد طلباء سارے بلوچستان سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اگر ہنچکوئی تربت اور خندار سارے ڈویژن کو بھی لے لیں تو ان کی آبادی اتنا نہیں بنتی، یہاں نوٹل آبادی اس سے کہیں زیادہ ہے اس کو کس مقابلے سے اسکول دیں گے اس کی حالت تو مزید خراب ہو جائے گی کوئی شرک متعلق میری معلومات میں میں وزیر تعلیم رہا ہوں مجھے پتا ہے یہاں سارے بلوچستان کے چالیس فی صد طلباء پڑھتے ہیں اس کو آپ یہاں اصول کے ساتھ Treat نہیں کر سکتے ہیں اور ڈیرہ بگشی میں ہمایوں صاحب نے وہ اسکول دے دیتے تھے ہمایوں صاحب دے سکتے ہیں۔ یہ ہمارے دور کے نہیں ہیں۔

**ڈاکٹر عبد المالک۔** جناب والا! ہم تو رولز کی بات کرتے ہیں آپ نے پچھلے سالوں میں ہنچکوئی کو کتنے اسکول دئے ہیں پھر کتنے کرنے اور ٹوب کو کتنے دیتے ہیں اور اس طرح دیگر اضلاع کو کتنے دئے ہیں؟

**جعفر خان مندو خیل۔** جناب والا! میں نے ٹوب کو اس لئے دئے تھے کہ اس سارے ضلع میں صرف چارھائی اسکول تھے طلباء کی تعداد زیادہ تھی وہاں سے پہلے کوئی نمائندہ نہیں تھا اسکول نہیں دیتے تھے۔

**ڈاکٹر عبد المالک۔** جناب والا! میں تو کہتا ہوں کہ آپ ایک اصول بنائیں اور اس پر عمل کریں اور اس اصول کو قالوکریں اگر آپ نے آنھے اسکول بنانے ہیں اس کی بھی برابر تقسیم ہو۔ اگر آپ نے ۲۶ اسکول بنانے ہیں ان کو بھی برابر تقسیم کریں۔

**جعفر خان مندو خیل۔** جناب والا! میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ کونہ کو اپنی کوئی تقسیم میں لا سیں گے دیگر اضلاع میں لوگے چالیس فی صد طلباء میں لوگے مجھے آپ ہمایں کس طرح کریں گے دوسرے اصول پھوڑوں میں تو کہتا ہوں جہاں طلباء کی تعداد ہواں کے حساب سے اسکول دیتے جائیں۔

**ڈاکٹر عبد المالک۔** جناب والا! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کوئی اصول تو ہو آپ ایک مرضی اور ایک فارمولہ بنائیں جس کی جس طرح مرضی ہوتی ہے جو بھی وزیر ہو وہ اگر اپنی مرضی چلاتے ہیں۔

**جعفر خان مندو خیل۔** جناب والا! آپ بھی وزیر تھے آپ تمام ڈپنسپلیاں تربت میں لے گئے ہیں

ہم نے کبھی کہا ہے؟

**جناب اسٹریکر۔** ڈاکٹر صاحب جو آپ نے بات کہنی تھی کہہ دی ہے ان کے علم میں بات لانی تھی کہ دوسرے ہمایوں صاحب کوئی پوائینڈ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

**ڈاکٹر عبد المالک۔** جناب! میں ایک بات کی وضاحت کروں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی چیز ہے میں ترتیب لے گیا ہوں اپنے تکے تو نہ ماریں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل۔** جناب والا! بت سے لوگ کہتے ہیں کہ تمام ڈپنسپان ترتیب لے گئے ہیں آپ کے کوئی ہاتے ہیں۔

**جناب اسٹریکر۔** آپ ہمایوں صاحب کو بات کرنے دیں وہ کھڑے ہوئے ہیں ان کو بات کرنے دیں۔

**میر ھمایوں خان مری۔** جناب والا! میں یہ کہ دوں کہ سابق وزیر تعلیم صاحب اور موجودہ پی اینڈ ڈی کے مشریع صاحب نے جو میرے حوالے سے بھی بات کی ہے اور میرے حوالے سے جو کچھ کہا ہے مجھے کہنا تو نہیں چاہیے جب آپ وزیر تعلیم تھے تو کتنا ٹوب کے آفیسر لگائے ہیں؟ اگر مجھے تادیں کہ کو حلول کے آدمی کرنے رکھے ہیں اور خود کتنے آفیسر لگائے ہیں؟

**مسٹر جعفر خان مندو خیل۔** جناب والا! میں بھی کھڑا ہوں اور پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میری بات آئی ہے یہ تو لکھتا ہمارے ہیں کہ آپ کے دور میں دس ہوئی ہیں میں تو نہیں کہ رہا ہوں۔

**میر ھمایوں خان مری۔** جناب والا! میں اپنے دور کی بات کرتا ہوں زمین آسمان کا فرق ہے۔

**عبد الحمید خان اچکنی (وزیر آپاٹی)۔** جناب اسٹریکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بنیادی فیصلے میں گورنمنٹ کی طرف سے یا فیکار ٹھٹ کی طرف سے اس میں بت سارے Flaws نظر آرہے ہیں ہم اپنے اس ایوان کے تمام ساتھیوں کو واضح الفاظ میں یہ تاریخ چاہتے ہیں کہ ہم ضلعوں کی بنیاد پر کسی تقسیم کو تسلیم نہیں کریں گے۔ بنیادی طور پر یہ اجازت نیپار ٹھٹ کو یا گورنمنٹ کو کس نے دی ہے کہ انہوں نے ضلعوں کی بنیاد پر اسکو لوں کی تقسیم کی ہے اور یہ غلط ہے یہ ہونا چاہیے آبادی کی بنیاد پر بات آپ کرتے ہیں پر سنیجع کی چالیں فیصلہ یہاں میں فیصلہ دہاں اور تیس فیصلہ دہاں ایک طرف آپ پر سنت کی بات کرتے ہیں اور پھر ایک ضلع کی آبادی سامنہ ہزار ہے دوسرے کی ذیروں لاکھ ہے اور کسی کی دو لاکھ ہے آخر آپ نے ضلعوں کی بنیاد پر یہ تقسیم کیوں روا رکھی ہے یہ کس نے آپ کو اجازت دی ہے کہ آپ ضلعوں کی بنیاد پر یہ تقسیم کریں۔ میں اس ایوان سے اور یہ

موجودہ نریڑی بھنجد ہے اس سے میں یہ موقع رکھوں گا کہ اس کے لئے ایک کیش مقرر کیا جائے اور باقاعدہ اس کی تحقیقات کی جائیں (داخلت)

**مولانا عصمت اللہ (پاٹھ آف آؤر)**

**مسٹر عبد الحمید خان اچنزا (وزیر آپاٹی)**۔ مولانا صاحب مجھے بات شتم کرنے دیں تحقیقات کی جائیں یہ جو مل اور بائی اسکوں وغیرہ جتنے بھی ہیں یہ آبادی کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈسٹرکٹ کی بنیاد پر غلط ہیں اس سے جھٹکے کھڑے ہوں گے اس سے فائدہ پہاڑوں کا اس سے اور جنیں ابھریں گی جو انتہائی غلط بات ہے۔ تو ہونا یہ چاہیے کہ یہ آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہونے چاہیں یہ ضلعوں اور تحصیلوں کی بنیاد پر یہ تقسیم غلط ہے اسے ہم شروع سے ہی نہیں مانتے۔

**جناب اسٹیکر** مولانا عصمت اللہ صاحب آپ سے پلے جناب ہاشمی صاحب ہیں۔

**سعید احمد ہاشمی (وزیر)**۔ جناب اسٹیکر، میں اپنے کتنے کی وضاحت کرچا ہوں جو سوال ہے اس سے یہ بحث پیدا نہیں ہوتی میرے خیال میں خاصاً صاحب بھی اسے کہنٹ میں لے جائیں۔ اگر وہ سراستھی اس پر بحث کرنا چاہتا ہے تو وہ Fresh سوال لے کر کریں۔

**مولانا عصمت اللہ**۔ جناب اسٹیکر، جو بات میں نے کہنی تھی وہ سعید ہاشمی صاحب نے کہ وہی اب میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شکر ہے کہ خاصاً صاحب نے بھی فلور کاسار اسے کہ آپ کے واسطے گورنمنٹ سے گزارش کی ہم بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

**سردار محمد طاہر خان لوئی**۔ (پاٹھ آف آؤر) جناب والا، جناب ایک سینئر

بڑی تقریب کرنی مجھے آتی نہیں ہے میں سمجھتا کہ یہاں جتنے وزیر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس جتنے مجھے ہیں مجھے ایک وزیر تلاوے کے انہوں نے ایک ضلعے کو برابر کا حق دیا؟ الزام تو ایک دوسرے کے اوپر سب لگا رہے ہیں کہ للاں لے یہ کیا للاں لے وہ کیا یہ تو سب ظاہر ہے یہ جبکی ہوئی بات نہیں ہے اور نہ یہ جسم پر سکتی ہے کس وزیر نے ہر ضلعے کا حق پہنچایا ہے وہ ذرا مجھے تائے میں بھی وزیر ہوں میں بھی آپ لوگوں میں شامل ہوں مجھلی حکومت میں میں بھی تھا۔ ایسا نہیں ہے پلے میں ہوں میں نے اپنے حلقوں کا اپنے ضلعے کی نیور کی ہے ایسا سب نے کیا ہے تو میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا بجائے اس کہ ہم یہاں ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔

**مولانا عبد الغفور حیدر زی**۔ جناب اسٹیکر! جیسے کہ بات چلی اصول کی اصول کی تو یہاں نہ پاسداری

ہے، اور نہ اصول کو کہیں دیکھا جاتا ہے، اور یہی بیانِ حقی کہ جسے یو آئی نے موجودہ حکومت کو خیر آباد کمالیکن بنیادی بات یہ ہے کہ خانصاحب نے.....

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ)۔** جناب اپنے! میں چاہتا ہوں کہ اس بات کی وضاحت کر دوں جناب والا! جھکوڑا مجھے پر ہوا تھا حیدری صاحب بھی میرے گواہ ہیں اور کینٹ کے جتنے مگر ان ہیں وہ بھی اس بات کے گواہ ہیں۔ (مداخلتیں)

**مولانا عبد الغفور حیدری۔** جناب اپنے! پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ (شور اور مداخلتیں)

**سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات)۔** جناب اپنے! میں پوائنٹ آف آرڈر! پوائنٹ آف آرڈر میں پوائنٹ آف آرڈر پر کہرا ہوا۔ ہم دو سال تک ساتھ رہے ہیں۔ اصول کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں مولانا صاحب سے پہچتا ہوں کہ کس اصول پر مولانا صاحب نے گورنمنٹ چھوڑی ہے۔

**مولانا عبد الغفور حیدری** جناب والا! میں نے پی این پی کو تو چھوڑا نہیں ہے جب بات آئے گی تو بات واضح ہو گی۔ دشمن کیا ہوتا ہے اور ڈنڈا کیا ہوتا ہے جناب اپنے! صاحب! یہاں ڈنڈا ماری ہوتی ہے۔ کوئی ضابطہ کوئی اصول نہیں ہے کسی بھی چیز میں اصول اور ضابطوں کو مد نظر نہیں رکھا گیا ہے، جہاں تک خانصاحب فرماتے ہیں ہم مرکز میں چیختے ہیں کہ ہمیں رقبے کی بنیاد پر فذ زمیا کئے جائیں، ہمیں اسکیملت رقبے کی بنیاد پر دی جائیں لیکن اب ہم اس کی لفی کر رہے ہیں اب ہم کہتے ہیں آبادی میں اس کو بھی مد نظر رکھا جائے۔ لیکن رقبے سے بھی اکارنہ کیا جائے کیونکہ ترقیاتی کام رقبے پر ہوتے ہیں۔ کوئی انسانوں کے سروں پر نہیں ہوتے ہیں۔

**جناب اپنے!** اگلا سوال ہے ۲۶۲۔ میرے خیال میں یہ بحث غیر متعلقہ ہے اور غیر ضروری ہے (آہیں میں باقی)

**مسٹر عبد الحمید خان اچنکنی (وزیر آبیا شی)۔** جناب اپنے! مولانا صاحب نے انتہائی غیر منطقی اندازیں یہ پوائنٹ پیش کیا ہے۔

**جناب اپنے!** خانصاحب اب غیر متعلقہ گفتگو ہو رہی ہے ایک سوال آیا اس کا جواب ہوا اب غیر متعلقہ گفتگو شروع ہو گئی ہے۔

**وزیر آبیا شی۔** جناب والا! مولانا صاحب کی کوشش ہوتی ہے کہ ہربات کو اسلام کی طرف کھینچا

جائے دراصل اس میں اسلام کی طرف سمجھنے کی سمجھائش نہیں لگی تو مولانا صاحب نے وہ بات کہہ دی کہ فیڈرل گورنمنٹ سے فٹڈ زاریما کی بنیاد پر محیک ہے بعض چیزیں ہم ایریا کی بنیاد پر ملتے ہیں اور بعض چیزیں آبادی کی بنیاد پر کیوں نہ ان کا تعلق انسانوں سے ہوتا ہے وہ آبادی کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔

**جناب اسٹیکر۔** میرے خیال میں اس بحث کو فتح کیا جائے۔

**عبد الغفور حیدری۔** جناب والا! وہ اس بات پر گل بولہ ہوئے وہ اپنے آپ کو دیکھیں اب وہ شرط ہیں جو بہ اخلاف کے ممبر نہیں ہو وہ اس انداز سے بولتے ہیں اب تو انہیں حوصلے سے بولنا چاہیے اور سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے اسٹیکر صاحب ابھی انہیں کری پر بیٹھے ہوئے تین مینے نہیں ہوئے ہیں پتوں خواہ کے موقف کو بھی انہوں نے چھوڑ دیا اور مرکز سے ہماری جو یہ نمائندگی تھی۔

**جناب اسٹیکر۔** حیدری صاحب غیر متعلق بحث ہو رہی ہے۔ اور غیر ضروری بحث میں آپ لوگ پر

جاتے ہیں۔ (آپس میں باشیں) **وزیر آپا شی۔** جناب اسٹیکر! آپ مولانا صاحب کو سمجھائیں یا انہیں بخھائیں یا پھر انہیں بھی اجازت دیں۔

**مشیر جعفر خان مندو خیل (وزیر منصوبہ بندی)۔** جناب والا! میں سرور خان صاحب سے کہوں گا کہ وہ بھی انہیں اور وہ بھی وضاحت کریں۔

**جناب اسٹیکر۔** میرے خیال میں اس مسئلہ کو فتح کرتے ہیں۔ (داخلتیں) حاجی محمد شاہ مردان زکی (وزیر)۔ جناب والا! بے انصاف ہو رہی تھی۔ وہ جس مسکھے میں تھے اسے انہوں نے اپنی جاگیر سمجھی تھی وہاں پر جو پہک، ہیئت یا پلی، اینڈڑی یا دسرے مسکھے تھے وہ تمام فٹڈ زارے پر اپنے حلقوں میں لے گئے اب ہم لوگوں سے یہ بے انصاف نہیں کی جاسکتی ہے۔ انشاء اللہ اس کے بعد انصاف ہو گا اور اس بے انصاف کی وجہ سے وہ گورنمنٹ سے نکل گئے۔

**مولانا عبد الغفور حیدری۔** جناب اسٹیکر پوانت آف آئور **جناب اسٹیکر۔** جناب حیدری صاحب بس کافی ہو گیا۔ حیدری صاحب آپ سے پہلے مولانا عبد الباری صاحب ہیں۔

**مولانا عبد الباری۔** جناب اسٹیکر! ایک ثابت پوائنٹ ہے پر جو ڈویژن کی لست دی ہے یہاں تو

کوئند ذوبین کا ایک اسکول ہے، ہمارے ڈسٹرکٹ پیشین میں چار پانچ سال پلے ایک سینیٹر صاحب نے ایک بلڈنگ بنوائی ہے وہ ابھی تک ایسی ہی پڑی ہے اس کے بارے میں میں سابقہ نشر سے بھی بات کی تھی۔ ڈپارٹمنٹ کو بھی رپورٹ دی اور نشر صاحب سے بھی بات ہوئی، یہ جو سینیٹر صاحب نے بلڈنگ بنوائی ہے یہ تین چار سال سے ایسے ہی پڑی ہے وہاں پر نہ ٹھپڑ ہیں نہ اضاف ہے اس کے لئے نشر صاحب کوئی بندوبست کرے۔ ہاتھی خان صاحب کے بارے میں آئندہ کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔

**مولانا عبد الخفور حیدری۔** جناب اسٹاکر! میں جو بات پوچھت آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتا تھا جب ہم دیکھ رہے تھے کہ جب کوئی اصول کوئی ضابطہ نہ ہو گا اور جب کوئی اصول کوئی ضابطہ یہاں نہیں ہے کہیں سرواری ڈنڈا چل رہا ہے کہیں نوابی ڈنڈا چل رہا ہے تو ہم نے بھی طائی ڈنڈا چلا دیا (تمقی) لیکن جناب اسٹاکر جناب اسٹاکر۔ یہ غیر متعاقہ بحث ہے۔ آپ غیر متعاقہ بحث میں پڑ گئے ہیں۔ اس کا فائدہ کچھ نہیں

اس قریبے کو ختم کیا جائے، اب یہ تمام پوچھنچھ سخت ہیں سوال نمبر ۲۲۲

سردار شاء اللہ خان زہری وزیر بلدیات۔ جناب اسٹاکر! مولانا صاحب کہتے ہیں کہیں سرواری ڈنڈا ہے کہیں نوابی اور کہیں طائی ڈنڈا ہے تو کیا مولانا صاحب کی خواہش یہی ہے کہ جس طرح انسوں نے قلات کے میر مقبروں کا جو ڈنڈا چھوڑ دیا تھا اور یہ حال کرویا ہے مولانا صاحب ہم سے بھی یہی موقع رکھتے ہیں کیا ہمارا بھی وہی مال کرنا چاہتے ہیں؟

**مولانا عصمت اللہ۔** ہمارا ڈنڈا اصول ہے (شور)

جناب اسٹاکر۔ پلیز تشریف رکھیں حسین اشرف صاحب، مولانا عبد الباری صاحب اب کوئی سوال نہیں ہو گا اب کسی کو اجازت نہیں ہے اس سوال پر آپ نے تین تین گھنٹے تقریباً کہلی ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے نری کی بھی کوئی حد ہوتی ہے اگلا سوال۔

X ۲۲۳ ڈاکٹر عبد المالک۔ کیا وزیر تعلیم از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۴۰ء کے دوران صوبہ میں کل کتنے ہائی اسکولوں کی منظوری ہوئی ہے ان کی تقسیم کی ذوبین وار

تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم۔ سال ۱۹۴۰ء کے دوران صوبہ میں کل ۸ ہائی اسکولوں کی منظوری ہوئی ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ سبی ڈویٹن - ۳

۲۔ قلات ڈویٹن - ۱

۳۔ مکران ڈویٹن - ۲

۴۔ کوئٹہ ڈویٹن - ۱

۵۔ ٹوب ڈویٹن - ۱

<sup>۸</sup>

### مسٹر عبدالمجید خان اچنڑی جناب اسپیکر میرے خیال میں حیدری صاحب نے جو یہ کہا کہ

میں.....

جناب اسپیکر۔ بات ختم ہو گئی ہے اب آپ اس کو بعد میں کیسے انیشیونٹ (initiate) کرتے ہیں اس کی اجازت آپ کو نہیں دی جاتی۔ حیدری صاحب یہ بات اب ختم ہو گئی ہے اسمبلی کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے جی

سوال نمبر ۶۷۳

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۹۹۰ء کے دوران صوبہ میں کل کتنے انجینئر بھرتی کئے گئے ہیں، یہ بھرتی کا کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا تھا۔

ضلع وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں

وزیر تعلیم۔ سال ۹۹۰ء کے دوران مکمل تعلیم میں کل ۱۸ انجینئرز کی تقرری عمل میں لائی گئی انجینئرز کی تقرری سلیکشن کمپنی کے توسط سے عمل میں لائی گئی ہے ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ لورلائی ۳

۲۔ ٹوب ۶

۳۔ کوئٹہ ۵

۴۔ جعفر آباد ۱

۵۔ کوہلو ۱

۶۔ پشین ۱

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب اسپیکر یہاں میں سمجھتا ہوں کہ میں نے یہاں پر جتنے بھی سوالات

کئے ہیں ان کا ایک بنیادی نقطہ ہے اس کی ذرا میں وضاحت کرتا ہوں جس طرح میں نے پہلے بھی کہا کہ محدث تعلیم کے پاس ہم جب بھی گئے ہماری ساتھ وہ روٹر اور ریکولیشن کی بات کرتے ہیں یہاں تقریباً "کوئی بیس آدمی بھرتی کئے گئے ہیں یہاں کسی ٹوٹل کو شہ کا خیال نہیں رکھا گیا ہے میں سمجھتا ہوں میں نے اپنا موقف پیش کر دیا ہے میں مجید صاحب کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا میں وزیر اعلیٰ صاحب اور کینٹ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جو بھی فارمولہ آپ لوگ بناتے ہیں اس پر عملدر آمد کریں چاہے وہ ڈویٹمنٹ basis پسیز پر ہوں چاہے وہ ڈسٹرکٹ پسیز پر ہو یا جو کچھ بھی کہنی پڑتا ہے اب یہاں میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جتنے بھی انجینئرز یا سب انجینئرز ہیں یا سب انجینئرز بھرتی کئے گئے ہیں یہاں پر مکران کا کوئی ایک آدمی بھی نہیں ہے بہت سے ایسے ڈویٹمنٹز ہیں جہاں سے ایک آدمی بھی نہیں لیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات نہیں ہے یہ روٹر اور ریکولیشن کے گئے ہیں یہ مناسب بات نہیں روکر دیئے گئے ہیں جو ٹوٹل جو رکھا گیا ہے اس کا ایک مقصد ہے

**جناب اسٹیکر۔** اگلا سوال نمبر ۲۴۳ ہے

**ڈاکٹر عبد المالک بلوج۔** میں ایساے پروٹیسٹ as a protest کا نام نہیں لوں گا۔  
**ڈاکٹر عبد المالک۔** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۹-۹۹۹۰ء کے دوران صوبہ میں کل کس قدر طلباء، طالبات اور مسجد پر ائمی اسکول منظور کئے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔  
**وزیر تعلیم۔** سال ۹۹-۹۹۹۰ء کے دوران دو مساجد اسکول اور سو گزر پر ائمی اسکول منظور کئے گئے تھے۔ جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

**مسجد اسکول گزار اسکول**

ضلع کوئٹہ	۶	کونہ
پشین	۷	پشین
چافی :	۷	چافی
لورالائی :	۶	لورالائی
ٹوب :	۸	ٹوب ۳
قلعہ سیف اللہ :	۸	قلعہ سیف اللہ

سی :	۵	سبی ۳
زیارت :	۵	زیارت ۳
کولو :	۶	کولو ۵
ڈیرہ گنٹی :	۹	ڈیرہ گنٹی ۷
چکی :	۳	چکی ۲
تبو :	۷	تبو ۳
جعفر آباد :	۱۳	جعفر آباد
قلات :	۱۵	قلات ۶
خضدار :	۱۵	خضدار ۳
خاران :	۷	خاران ۳
پيلا :	۹	پيلا ۳
ترت :	۱۱	ترت ۵
پنجکور :	۵	پنجکور ۱۰
گوارد :	۷	گوارد $\frac{3}{100}$
		۲۰۰

جناب اسٹیکر۔ آپ یہ سوال نہیں کرنا چاہیں گے؟

ڈاکٹر عبد المالک۔ بس کیا ضرورت ہے جو جوابات دیے جائے ہیں وہ بھی غلط ہیں اور ہم جو موقف پیش کر رہے ہیں اس کو بھی سننے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے پھر سوال کرنے سے کیا فائدہ۔

جناب اسٹیکر۔ سوال نمبر ۶۷ مولانا عصمت اللہ کا ہے۔

X ۶۷ مولانا عصمت اللہ۔ الف۔ سال ۸۸-۸۷ء تا ۹۳-۹۲ء کے دوران ایم اپی اے فنڈ زیادگرد اداروں کے توسط سے کتنے اسکول بلڈنگ تعمیر ہوئی ہیں۔ نیز یہ اسکول کن پالیسی کے تحت تعمیر ہوئے ہیں۔

(ب)۔ مذکورہ پالا اسکول میں کس قدر اسکولوں کو اب تک اشاف اور ضروری سامان میانا نہیں کیا گیا ہے۔  
**وزیر تعلیم۔** خلائقی آفیسر ان کی روپورث کے مطابق ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۳ء کے دوران ایم  
 پی اے ایم این اے اور سینیسٹرو کے فنڈ اور دیگر اداروں کے توسط سے درج ذیل تعداد میں اسکولوں کے لئے  
 عمارت اور اضافی کمرے تعمیر کئے گئے ہیں۔

- پرائمری اسکول کے لئے عمارت ۳۸۶

- میل اسکولوں کے لئے عمارت ۹۳ (اضافی کمرہ جات)

- ہائی اسکولوں کے لئے عمارت ۲۱ (اضافی کمرہ جات)

یہ عمارت مکمل تعلیم کی کسی پالیسی یا پیشگوئی رابطہ کے تحت نہیں ہے لکھ ایم پی اے ایم این کی اپنی صوابہ بیدار پر تعمیر کی  
 گئیں اور مکمل تعلیم کو بعد میں مطلع کیا گیا

(ب) - چونکہ یہ عمارت مکمل تعلیم کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے مطابق تعمیر کی گئیں اس لئے مکمل کوان  
 اسکولوں کو اشاف اور سامان کی فراہمی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اب تک درج ذیل اسکولوں میں اشاف  
 اور سامان فراہم نہیں کیا جاسکا۔

(ا) وہ مدارس جن کو اشاف اور سامان میانا نہیں کیا جاسکا۔

پرائمری اسکول = ۳۰

میل اسکول = ۱۸

(ب) وہ مدارس جن کو صرف سامان میانا نہیں کیا جاسکا

پرائمری اسکول = ۲۰۰

**مولوی امیر زمان۔** جناب اسٹاکر میں وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں ایک گزارش کرتا ہوں ایم  
 پی اے فنڈز اور ایم این اے فنڈ سے یہاں جو اسکول بن گئے ہیں ان کے لئے اشاف کب میانا ہو گایا نہیں ہو گا؟  
 مولوی عصمت اللہ۔ جناب اسٹاکر میرا بھی یہی سوال نمبر ۶۷۸۷ ہے۔

**جناب اسٹاکر۔** جی عبد الجید برجو صاحب اس میں میرے خیال میں مولانا امیر زمان صاحب کا جواب  
 بھی آجائے گا۔

میر عبد الجید برجو (وزیر تعلیم)۔ جواب میرے خیال میں مولانا صاحب کو جتنی چکا ہے۔

**مولوی عصمت اللہ** جناب اسپیکر صحنی سوال یہ ہے کہ محققہ کی طرف سے جواب یہ آیا ہے کہ کوئی تمیں کے قریب پر اگری اسکولوں کی بیڈنگ ہیں اشاف اور سامان میا نہیں کیا گیا ہے اور کوئی اخراجہ کے قریب مل اسکول ہیں بیڈنگ موجود ہے لیکن سامان اور اشاف میا نہیں کیا گیا ہے کوئی دوسو کے قریب پر اگری اسکول ہیں جب کہ وہاں اشاف میا کیا گیا ہے ضروری سامان ابھی تک میا نہیں کیا گیا ہے میں اس سلطے میں میرا صحنی سوال یہ ہے کہ حکومت نے یہ پالیسی نہیں بنائی بلکہ ہر ایم پی اے کو اجازت دی کہ بغیر اجازت کے بھی بیڈنگ بنائی جاسکی ہے تو محققہ کو چاہیے تھا کہ سب سے پہلے ان بیڈنگز کے لئے اسکول اور فراہم کرتا اور ضروری سامان فراہم کرتا ہے دوسو اسکول کے اشاف کے بجٹ میں.....

**جناب اسپیکر۔** آپ کا صحنی سوال کیا ہے؟

**مولانا عصمت اللہ خان۔** سوال یہ ہے کہ ان دوسو اسکولوں میں سے ان بیڈنگز کے لئے کیوں اشاف فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

**جناب اسپیکر۔** جی عبد الجید بزنجود صاحب حید اچنگی صاحب جناب مجید بزنجود جواب دے رہے ہیں آپ بیٹھ جائیں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچنگی (وزیر)۔** نہیں میں اس سلطے میں مولانا صاحب کی تائید میں ایک ہات کھوں گا مولانا صاحب نے بڑی معموقل اور رلیونٹ (relevant) پاتیں کی ہیں ہم سب ایم پی ایز کے ساتھ سائل درپیش ہیں جن اسکولوں کو اب تک نیک اور (Takeover) کئے گئے ہیں ان سب اسکولوں کو اب تک سامان اور اشاف وغیرہ کی ٹکاستیں ہیں مولانا صاحب کی تائید کرتے ہوئے ہم یہ حکومت سے تو قریب رکھتے ہیں جس میں میں خود بھی شامل ہوں کہ ان اسکولوں کے لئے انتظامات جلد سے جلد کیا جائے مولانا صاحب نے ہائی چانس (by Chance) معموقل پاتیں کی ہیں۔

**جناب اسپیکر۔** جی مجید صاحب

**شیخ مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر)۔** حید صاحب کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ "میں اب حکومت میں ہوں" جو بات کر لیتے ہیں اس کے بعد انہیں یاد آ جاتا ہے کہ "میں اب حکومت میں آؤں" میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر صاحب اچنگی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت کون ہوتا ہے؟ اسے اب تک یہ پتہ نہیں کہ حکومت کون ہے آپ ہی گورنمنٹ ہیں جناب۔

**جناب اسٹیکر۔** تھوڑا سا تجربہ کر لیتے ہیں اس کے بعد پھر.....

**میر ہمایوں خان مری۔** یہ تو تھیک ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر)۔** جناب اسٹیکر عرض یہ ہے کہ ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء جب کہ اسیلی اس وقت نہیں تھی یہ حکومت تھی یہ اسیلی تو نومبر ۱۹۹۰ء میں وجود میں آئی ہے فخر صاحب سے عرض کروں گا کہ اسیلی میں جب کوئی سوال کرتے ہیں تو موجودہ اسیلی سے متعلق سوال کریں ۱۹۸۷ء اور ۱۹۹۰ء تک تو اسیلی میں یہ موجودہ حکومت نہیں تھی وہ دو سری حکومت تھی نومبر ۱۹۹۰ء میں ایکشن ہوتے تھے ۱۹۹۰ء کے بعد کے سوال کے ہم ذمہ دار ہیں اس سے پہلے تین چار سالوں کے سوالات ہم سے کروں پوچھا جاتا ہے اس وقت مولانا صاحب خود بھی وزیر تھے وہ اپنے آپ سے پوچھیں۔

**جناب اسٹیکر۔** پالیسی ہوتی ہے.....

**مولوی عصمت اللہ۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسٹیکر خان صاحب کو میرے خیال میں والدہ عالم پناہیں کیا ہوا ہے سوال عمدہ سے ہوتا ہے شخص سے نہیں ہوتا عمدہ ملکہ ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ ۱۹۸۸ء میں ملکہ تھا ۱۹۸۹ء میں بھی تھا سوال عمدہ سے ہوتا ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر)۔** اس زمانے کی حکومت میں یہ خود شامل تھا لذادہ اپنے آپ سے سوال کریں۔

**جناب اسٹیکر۔** غیر ضروری بحث میں آپ پڑ گئے ہیں جی مجید بزنجو صاحب۔

**میر عبدالجید بزنجو (وزیر تعلیم)۔** جناب اسٹیکر میں نہیں سمجھتا ہوں کہ سوال کس سے ہے اور جواب کون دے رہا ہے اور اس کی پالیسی کی وضاحت کون کر رہا ہے آپ کی اجازت سے میں مولانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ ۱۹۸۷ء تا ۱۹۸۸ء سے لے کر اب تک باقی جتنی اسکولیں بنائی گئی ہیں انہیں اشاف فراہم نہیں کی گئی ہیں ایسے تو ہونا چاہیے ملکہ والوں کو چاہیے کہ جب بلڈنگ بنتی ہے تو وہاں اشاف فراہم کرے لیکن ملکہ والے یہ کہتے ہیں کہ ہم سے کسی نے مشورہ بھی نہیں کیا کہ کہاں کہاں بنایا کس لئے بنایا اور کیوں بنایا؟ یہ جو اسکول ہمیں اضافی ہر سال دو سو تین سو ملٹے ہیں انہوں نے خوب نہائے ہیں ان کے بارے میں میں نے ابھی سیکرٹری صاحب سے بات کی ہے کہ میں نے ان سے کہا ہے کہ ان کے لئے اضافی کا بندوبست کرنا چاہیے وہ کہتے ہیں کہ پالیسی کے تحت ہمیں صرف دو سو اسکول ملتے ہیں اضافی اسکول جو انہوں نے بنائے ہیں اس سلسلے میں ہم سے کسی

نے رابطہ نہیں کیا ہے انشاء اللہ کو شش کرتے ہیں وزیر خزانہ صاحب کو لکھتے ہیں کہ وہ ہمیں اور اشاف کو اور سامان فراہم کریں۔

**مسٹر چکول علی بلوچ۔ جناب اسیکر صاحب اگر آپ کی اجازت ہو؟**  
جناب اسیکر۔ جی فرمائیں۔

**مسٹر چکول علی۔** جناب اسیکر اس سلسلے میں عرض ہے کہ میں نے اپنی ایم پی اے فنڈ سے ایک گرفز اسکول کے لئے بلڈنگ بنادی اور ایک بس خریدی، اور میں نے مشرفا بجکش اور مشرفائن سے کما کہ In the interest of Final Education ان دی انترست آف فی جیل ابجکش آپ حضرات ہمیں دو تین میں ایس فی دے دیں۔ اور بس کے لئے ذرا سیور، تقریباً ایک مینے سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن کوئی رس پاؤں Respons نہیں۔ جب ہم مشرفا بجکش کے پاس جاتے ہیں تو ان سے جواب ملتا ہے کہ آپ مشرفائن کے پاس جائیں اور فائن سے لے کتے ہیں کہ ہم نے بجکش فپارمنٹ کو اتنا اشاف دیا ہے مزید کنجائش نہیں۔ کہ ہم دوسرے پوسٹ کریٹ Create کریں۔ جناب والا مشرفائن اور مشرفا بجکش دونوں تشریف فرمائیں اللہ ان سے کما جائے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

**میر تاج محمد خان جمالی (قاائد ایوان)۔** جناب اسیکر میری بھی ایک گزارش سنئیں، سوالوں کے ایک مختصر نام مقرر ہوتا ہے اور آج ہم نے دو گھنٹے لئے باقی اس بیلی کی کارروائی اگلے اجلاس کے لئے ملتوی کر دیں۔ مہماں کر کے ممبران کو ہدایت کریں کیونکہ مولانا صاحبان ضمنی سوال پر بھی تقریر کر رہے ہیں اتنا نام تو ہمارے پاس نہیں۔

**مولانا عصمت اللہ۔** جناب اسیکر اب اس سوال کے سلسلے میں میری گزارش ہے کہ میرے حلقة میں عرصے تین سال سے اسکول بلڈنگ بنائی گئی ہے لیکن اس کو اشاف میا نہیں حالانکہ ٹھکے والوں کو باقاعدہ تحریریں لکھ کر ہم نے دی۔ اب گزارش یہ ہے کہ جو اسکول بلڈنگ بنیں ہیں ہیں ہم حکومت کی یہ پالیسی ہوئی چاہیے کہ وہ پہلے ان کو اشاف میا کریں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر)۔** جناب اسیکر اس کی وضاحت میں کروں گا، چونکہ میں مشرفا بجکش رہ چکا ہوں ویسے بھی ہماری گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ بلڈنگ وہاں بنائی جائے جہاں پہلے سے اسکوں موجود نہ ہوں ایم پی اے حضرات کو چاہیے کہ اپنے فنڈ ان علاقوں میں دے دیں جہاں ٹیکر اور پچھے دھوپ میں

بیشے ہوں کیونکہ وہ بھی انکا حلقة ہے۔ ان جگہوں میں بلڈنگ کھڑا کرنا جان نہ آبادی ہے اور نہ ہی اس اسکول سے کوئی استفادہ حاصل کرے میرے خیال میں یہ مناسب نہیں۔

**مولانا عصمت اللہ۔** جناب اپنے اصل بات یہ تھی کہ غیر ضروری جگہوں پر اسکول کھولا گیا ہو، جلتے کا ایم پی اے مجبور ہو جاتا ہے کہ جہاں ضرورت ہوتی ہے ان جگہوں پر اسکول کی بلڈنگ بناتا ہے تاکہ مجھے والے ان کو اشاف میا کریں۔

**حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر)۔** جناب اپنے اصل بات یہ ہے کہ جس طرح جعفر خان صاحب نے کماکہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے جہاں پر اونچے اسکول ہے ماشر موجود ہے اس اسکول کو بلڈنگ میا کریں۔ ۱۹۹۰ء میں اسمبلی وجود میں آئی نئے لوگ آئے ان کو پتہ نہیں تھا کہ ہم نے کیا کرتا ہے انہوں نے اپنے حلقتے میں دور اکیا اور اپنے لوگوں کو اسکول دیا جو مجھے کی علم میں نہیں۔ (مدخلت)

**ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔** جناب اپنے اپنے اصل بات یہ ہے کہ آپ اسمبلی کو ضابطے اور اصولوں کے مطابق چلا کے پتا نہیں چلا کہ کیا ہو رہا ہے۔  
جناب اپنے۔ اگلا سوال نمبر ۳۲۲

**X ۳۲۲ مولوی امیر زمان۔** کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع مستونگ کے لئے ریلیف فنڈ سے پندرہ لاکھ روپے ریلیز کئے گئے ہیں، اگر جواب اثبات میں ہے تو ہاتھ اضلاع کو ریلیف فنڈ برائے متاثرین بارش کیوں نہیں دیا گی؟

**نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)۔** گزشتہ مالی سال ۱۹۹۱ء کے دوران صوبہ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں قدرتی آفات سے متاثرین افراد کی امداد کے لئے "نوقی" مبلغ اڑتالیس لاکھ روپے ریلیف کمشن بلوچستان کو فراہم کئے گئے جو کہ صوبے کے تمام متاثرہ علاقوں میں تقسیم ہوئے، مذکورہ بالا رقم میں مبلغ دس لاکھ روپے ضلع مستونگ کے متاثرین کی امداد کے لئے بھی شامل تھے۔

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** جناب اپنے اپنے معزز رکن نے ہلاکہ لکھا ہے میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ دس لاکھ روپے ہیں۔

**مولوی امیر زمان۔** جناب اپنے اپنے جہاں تک سوال کا تعلق ہے جواب اس کے مطابق نہیں۔

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ)۔** جناب اپنے اپنے آپ سوال اور جواب کو پڑھ

لیں تو آپ کو خود اندازہ ہو گا کہ جواب سوال کے مطابق ہے مولانا صاحب پہلا معزز رکن ہے جنہوں نے مجھ سے سوال کیا ہے اور میں ان کو مبارکباد تباہوں، انہوں نے ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے)

**مولوی امیر زمان۔** جناب اپنیکر میرا سوال یہ ہے کہ مستونگ کے لئے ریلیف فنڈ سے پندرہ لاکھ روپے ریلیز کیے گئے ہے میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ صرف مستونگ کے لئے ریلیز کیے گئے جب کہ قرارداد سارے ضلعوں کے لئے پاس ہوئی، بلوچستان کے تمام ضلعوں میں جہاں جہاں نقصانات ہوئے اس پر فیصلہ یہ ہوا مختلقہ ضلعوں کے کشہر اور قبیلہ کشہر پورٹ میں ہناکہ میں فناں اور رنسیوں پورڈ کو بھیج دیں اور اسی حساب سے ان کا ازالہ کرایا جائے لیکن یہاں مستونگ کے لئے ریلیف فنڈ سے پندرہ لاکھ روپے ریلیز کئے گئے اس کی کیا وجہات تھیں۔

**جناب اپنیکر۔** نواب صاحب، معزز رکن یہ پوچھ رہا ہے کہ پندرہ لاکھ روپے ریلیز کرنے کی کیا وجہات تھیں۔

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر)۔** جناب اپنیکر سارے صوبے میں جتنے بھی اطلاع میں تدریق آفات سے نقصانات ہوئے سب کو ہمپر دیا گیا ہے میرے پاس لست موجود ہے اگر مولانا صاحب کو ضرورت ہے تو اس کو دے دیتا ہوں۔

**مولوی امیر زمان۔** جناب اپنیکر معزز نواب صاحب کی صریحی کرو، ہمیں لست دے دیں۔  
رخصت کی درخواستیں

**جناب اپنیکر۔** سیکرٹری اسمبلی معزز ارکین کی رخصت کی درخواستیں پڑھ کر سنائیں۔  
**سیکرٹری اسمبلی محمد حسن شاہ۔** جناب کرم خان خجک نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہوں نے ایک دن کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اپنیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسمبلی۔** حاجی نور محمد صراف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری کام کے سلسلہ میں صوبے سے باہر ہیں اور آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسپلی۔** سردار فتح علی عمرانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کی طبعت ناساز ہے آج اسپلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری۔** جناب میرزا محمد خان کہمتوان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کسی کام کے سلسلے میں کوئی سے باہر جا رہے ہیں اور آج اسپلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسپلی۔** نواب محمد اکبر خان بھٹی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر رواں اسپلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ لہذا انہوں نے آغاز اجلاس تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسپلی۔** میر محمد عاصم کرد صاحب نے بذریعہ حاجی علی محمد نو تیزگی اطلاع دی ہے کہ وہ رواں اسپلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہوں نے آغاز اجلاس تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** جناب اسپیکر صاحب میں ایک پرنسپل ایمکسٹریشن کی اجازت چاہوں گا روشن برے اکے تحت اگر آپ مجھے اجازت دیں کل کے اخبار جنگ میں ایک خبر آئی ہے اس میں سرکاری

کالونیوں کے سلسلے میں وہاں کے مکننوں نے بذریعہ سابق کو نظریہ خبر شائع کی ہے اس کے آخری حصے میں وہ یہ کہتے ہیں کہ ایسی روکاوٹیں اس معاملے میں پیش کی گئی تو وہ اسمبلی کے باہر احتجاج کریں گے اور آگے کہتے ہیں کہ علاقے کے ایم پی اے سعید ہاشمی کو یاد دلایا گیا کہ وہ عوام سے کئے گئے وعدے پورے کریں اخباری بیان میں کما گیا ہے کہ پرانی سرکاری کالونیوں کے مسئلے کو اگر اس سیشن میں حل نہ کیا گیا تو اسمبلی کے سامنے اور علاقے کے ایم پی اے کے گھر کے سامنے تادم مرگ بھوک ہڑتال کی جائے گی یہاں میں وضاحت کرتا چلوں کیونکہ معاملہ میرے ہارے میں ہے اس مسئلے کو میں نے تین سال پہلے اٹھایا تھا اس کے بعد باقاعدہ کمپنی نے منظور کرایا اور اس کے بعد اتفاق رائے سے اس معزز بیان نے بھی اس کی منظوری دی اور اسی سیشن میں ایک سوال کے جواب میں میں وضاحت کر چکا ہوں کہ کمیٹی بنائی گئی اور اس فیصلے پر یعنی کہ سرکاری کولونیز جو کوئی نہیں ممودو ہیں ان کے مکننوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے طریقہ کاروائی کا وضیع کرنا تھا فیصلہ یہ حکومت واضح طور پر کر رکھی ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں غیر ضروری تاخیر کی وجہ سے کہ آج وہاں کے رہنے والے مجھے بھی نارگیت Target بنا رہے ہیں میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس میں، غیر ضروری تاخیر کی گئی تو احتجاجاً "میں اپنی وزارت سے بھی استغفار ہے دوں گا۔"

**سردار محمد طاہر خان لوٹی (وزیر)** جناب اسٹیکر صاحب میں اس کے متعلق کچھ وضاحت کروں گا جناب ہاشمی صاحب نے تو بڑے اچھے میٹھے الفاظ استعمال کئے ہیں میرے خیال میں اخبار میں اس نے بیان خود دیا ہے اور یہ کاروائی وہ اپنے نمبر برخانے کے واسطے کر رہے ہیں یہ ہمیں اتنا پاکل نہ سمجھیں جب یہ اپنے حلقوں کا جواب نہیں کر سکتے تو استغفار دے دیں اس کو کس نے بولا ہے اگر آپ استغفار دے دیں گے تو ہڑتال نہیں ہوگی تو دے دواستغفار۔

**جناب اسٹیکر** میرے خیال میں ہاشمی صاحب کے ساتھ جو ایوان کی سفارش ہے یعنی کہ قرارداد کی جو ایوان نے سفارش کی ہے تو ڈائریکٹری ہیمنجز کے جتنے متعلقین ہیں وہ ہاشمی صاحب سے تعاون کریں تو بہتر ہو گا اب تحریک القواء نمبر (۷) مولانا حیدری صاحب پیش کریں مولانا عبدالغفور حیدری۔ جناب اسٹیکر آپ کی اجازت ہے۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حال ہی میں بلوچستان کی حکومت نے صوبہ کے دو اخبارات روزنامہ میران کوئند اور روزنامہ بولان جدید کے اشتمارات بند کرنے یہ تایا گیا ہے کہ ان اخبارات کوچ کھنے کی پاداش میں یہ سزا دی گئی

ہے جب کہ صوبے کے دیگر چھوٹے اخبارات کے اشتہارات بھی نہ ہونے کے برابر ہیں حکومت کے اقدام سے اس کے اس دعوے کی قلعی کھلی جاتی ہے کہ وہ اخبارات پر کوئی دہاڑ نہیں ڈالنا چاہتی حکومت کے اس اقدام سے سیکنڈوں ملازمین جوان اخباروں میں کام کر رہے ہیں ہے روزگار ہو جائیں گے اور ان کا سرکاری سطح پر معاشی قتل عام کیا جا رہا ہے۔

**لہذا اسلامی کی کارروائی روک کر اس فوری اور اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔**  
**جناب امیرکر۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی ہے کہ۔**

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حال ہی میں بلوچستان کی حکومت نے صوبہ کے دو اخبارات روزنامہ میزان کو نئے اور روزنامہ بولان جدید کے اشتہارات بند کر دیے تھے اگر کیا ہے کہ ان اخبارات کو حق لکھنے کی پاداش میں یہ سزادی گئی ہے جب کہ صوبے کے دیگر چھوٹے اخبارات کے اشتہارات بھی نہ ہونے کے برابر ہیں حکومت کے اقدام سے اس کے اس دعوے کی قلعی کھلی جاتی ہے کہ وہ اخبارات پر کوئی دہاڑ نہیں ڈالنا چاہتی حکومت کے اس اقدام نے سیکنڈوں ملازمین جوان اخباروں میں کام کر رہے ہیں ہے روزگار ہو جائیں گے اور ان کا سرکاری سطح پر معاشی قتل عام کیا جا رہا ہے۔

**جناب امیرکر۔ مولانا حیدری صاحب اپنی تحریک التواء کی adm issisibty کے ہمارے میں فرمائیں۔**

**مولانا عبد الغفور حیدری۔** جناب امیرکر صاحب بات دراصل یہ ہے کہ ہمیشہ ہر دور میں ایسے عمران رہے ہیں کہ حق کو انہوں نے گوارا نہیں کیا ہے اور کسی مقرر نہ یا کسی صحافی نے اس پارے میں اگر کوئی راز افشاں کیا ہے تو اس کو پابند سلاسل کیا گیا ہے اسے سزادی گئی ہے اسے جیل میں ڈالا گیا ہے یہ بھی اسی نوعیت کا ایک مسئلہ ہے جناب امیرکر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں روشنی طریقے سے حق، حق اور حقیقت کو عوام تک پہنچایا جاسکتا ہے ایک حقیقت پسند صحافی لکھنے والے قلمکار اپنی قلم کے زور سے حقائق کو عوام کے سامنے لاتے ہیں اور دوسرا خطیب اور مقرر جو کہ حق صداقت کے پرچم کو بلند کرتے ہوئے حقائق قوم کے سامنے رکھتے ہیں لیکن حکومتیں ہمیشہ اس قلم کے لوگوں کو دہانے دھمکی دھونس اور اس طرح ان کو دہانے کی کوشش کرتی ہیں جیسا کہ کسی صحافی کو یا تو اس حق و صداقت کی آواز کو دہانے کے لئے یا اس پر دہاڑ ڈالا جائے یا پھر کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اس کی قلم کو خریدا جائے اور بعض ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ دھمکی یا لالج کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں لیکن بعض

لوگ بعض قلمکار اور صحافی اور اخبار ایسے ہوتے ہیں کہ باوجود.....

**جناب اپنے کر۔** جناب حیدری صاحب آپ موضوع کی طرف آئیں۔

**مولانا عبدالغفور حیدری۔** جناب اپنے کر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ اسی حوالے سے چونکہ یہ تو اخبارات ہیں اس کے علاوہ بھی جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا۔

**میر جان محمد جمالی (وزیر اطلاعات)۔** یہ تحریک الخواہ ایک مخصوص واقع کے ہارے میں ہے جیسا کہ اپنے کر صاحب نے کہا اسی کے سلسلے میں آئیں۔

**مولانا عبدالغفور حیدری۔** جناب اپنے کر صاحب یہ فرماتے ہیں کہ جی میڈیا پالیسی ہے میڈیا پالیسی تو مرکزی حکومت بنا دیتی ہے اور اسی کے روشنی میں صوبے چلتے ہیں اور اگر اپنی حد تک کوئی ایسی بات ہو بھی جائے تو بھی وہ اخبارات تمام اس کو مد نظر رکھیں اب اس قسم کے چھوٹے اخبارات اور بھی ہیں اگرچہ ان کو اس حوالے سے کچھ اشتراکات مل رہے ہیں لیکن وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ دونوں اخبار یہاں کے قدیم اخبار ہیں اور ان کے بیوں نے بلوچستان کی بڑی خدمت کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اشتراکات بند کرنا بد نیتی اور بد دینتی پر بنی ہے لہذا آپ کے حضور میں یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے اور وہ کمیٹی اس پارے میں تحقیق کرے کہ ان اخبارات کا جرم کیا ہے کہ ان کے اشتراکات کو بند کر کے ان کے کارکنوں کی معاشی قل عام کیا جا رہا ہے۔

**جناب اپنے کر۔** جی جان محمد جمالی صاحب اس سلسلے میں آپ کیا فرمائیں گے۔

**میر جان خان جمالی (وزیر اطلاعات)۔** مولانا صاحب نے قتل عام معاشی اور سیکھوں ملازمین وہ خیر موقع پر جا کر دیکھیں گے کہ حقیقت کیا ہے جو ان کو سنایا گیا ہے انہوں نے لگ کر اصل میں جناب اپنے کریں میں کیا ہے اُنہی اخبارات کی ایڈیٹر کی مدد اُنہی اخبارات کی مالکان کی مدد سے اور حکومت کے ملکے کی مدد سے بلوچستان واحد صوبہ ہے جو ان ایک پالیسی نہائی گئی اور وہ پالیسی آن پر paper on جس کو کہتے ہیں لائی گئی اس کے تحت اس کو کامیابی میں پہنچ کیا گیا اور انگلش میں کہتے ہیں کنسنسس (Consensus) یعنی متفقہ طور پر اس پالیسی کو منظور کیا گیا کامیابی نے جو اس وقت موجود ہے بلوچستان کی اس کو منظور کروایا گیا اس کے علاوہ جب یہ مسئلہ اُنھا حکومت بلوچستان اس کمیٹی کے پاس گئی ہے جس کی مدد سے یہ پالیسی نہیں تھی ابھی فیصلہ انہوں نے کرنا ہے وہ میرے خیال میں آپ کے نجیل پر بھی پڑا ہوا ہے کافذ اس کمیٹی کی اُنہی اُنکیں نے فیصلہ کرنا ہے کہ جواب دار

کون ہے۔

**جناب اسٹریکر۔** جان محمد صاحب ان کے ساتھ وہ کمیٹی جس کی آپ فرماتے ہیں اس کمیٹی کی اگر آپ ان کے سامنے اس (assess) کریں ان جرنلسٹ (Journalists) کو.....

**میر جان محمد خان جمالی۔** سرای کمیٹی میں جرنلسٹ کے کارکنوں کی نمائندے ہیں ایڈیٹر ہیں اور مالکان ہیں وہ کمیٹی انہی کے سامنے گئی ہے ہم لوگ اس مسئلے کے بعد آپ کے سامنے جو مسئلہ ہے آپ اس پر جو فیصلہ کریں وہ ہمیں قابل قبول ہے ہم تو اس دائرے سے نکل ہی نہیں رہے جو پالیسی ہناکی ہے ہم تو اس کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتے۔

**جناب اسٹریکر۔** توحیدی صاحب اس کمیٹی کے ذریعے فیصلہ کرائیں۔

**میر جان محمد خان جمالی۔** سریں ایک چیز آپ کے نوش میں لانا چاہتا ہوں یہ جو اخبارات کے جرنلسٹ ہیں یہ گورنمنٹ آف بلوجستان کے ملازمین نہیں یہ پرائیوریٹ ٹنپل (Private People) ہیں (Self employed) ہیں اور ہم حکومت بلوجستان ان کی کمیٹی کے پاس گئی ہے کہ آپ فیصلہ کریں جناب ہم غلطی پر ہیں یا یہ لوگ غلطی پر ہیں نہیں تو وہ سرے ڈسپارٹمنٹس میں تو SDOS ایس ڈی او ز ایکسین XENs ہیں کوئی ایڈمنیسٹریٹو (Administrative) لیٹر آ جاتا ہے ہم خود ان کے پاس چل کر گئے ہیں کہ جی آپ ہی فیصلہ کریں کیونکہ ہم نے مشترکہ طور پر یہ کمیٹی ہناکی ہے پالیسی کے تحت کام ہو۔

**مولانا عبدالغفور حیدری۔** جناب اسٹریکر جیسے کہ میں نے گزارش کی کہ ان کو سچ لکھنے اور کرنے کی سزا مل رہی ہے۔

**جناب اسٹریکر۔** حیدری صاحب میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر اس طرح کیا جائے کہ جو کمیٹی آل ریڈی نہیں ہوئی ہے اس کمیٹی میں آپ اور جان جمالی صاحب اسیسٹ کریں تھوڑی سی پھر کوئی ان کی بات بنتی ہے تو اس میں بحث کی بجائے میرے خیال میں اس کو کنکلوڈ (Conclude) کریں جان جمالی صاحب کس طرح

۴

**میر جان محمد خان جمالی۔** اس کمیٹی کو پالیسی کے تحت اختیار ہے کہ کریں ہم خود اس کے سامنے پیش ہوئے ہیں جا کر کیونکہ میں نے کماکہ وہ تو سرکاری ملازمین نہیں ہے وہ خود بلوجستان ہونیں آف جرنلسٹ ہیں اے پی این ایس اواروں کے ہیں خود وہ فیصلہ کریں کہ اگر ہم لوگ غلط ہیں تو ہم جواب دہیں اگر وہ لوگ غلط ہیں تو

وہ جواب وہ ہیں اس میں تو ہم سیاستدانوں کی ضرورت نہیں وہ خود ہی فیصلہ کریں وہ اپنے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔

**مولانا عبد الغفور حیدری۔** جناب اسٹاکر میری گزارش ہے کہ وہ کمیٹی بدستور اپنی جگہ پر رہے اور حزب اختلاف کے اور حزب اقتدار کے دو چار ممبرز بھی اس کمیٹی میں نامزد کی جائے تاکہ وہ صحیح معنوں میں حالات کا جائزہ لے کر کے حقائق کو سامنے رکھیں اور اس کی روشنی میں کوئی فیصلہ کیا جائے۔

**مولانا امیر زبان۔** جناب اسٹاکر میری گزارش ہے کہ جیسے حیدری صاحب نے فرمایا کہ اس طرح اگر کیا جائے جان جمالی صاحب ہوں ایسے وہ تین چار آدمیوں کی کمیٹی بنائی جائے جو اخبار والوں کی جو فکریتیں ہیں وہ بھی جمع کرائیں اور گورنمنٹ کے ساتھ جو مور ہے وہ بھی ان کے ساتھ جمع کر دیں پھر ان کو میراث کی بنیاد پر یا جو بھی طریقہ ہو وہ رکھ دیں اس بنیاد پر بھی کوئی فیصلہ ہونا چاہیے تاکہ روز روز ان کے آپس میں یہ خبرے وغیرہ کچھ نہیں ہو یہ میرے خیال میں بہتر ہو گا ان کے متعلق یہ جو تحریک التواعہ ہے یہ کمیٹی کی پروگرام کی جائے پھر کمیٹی اس پر فیصلہ دے گا۔

**جناب اسٹاکر۔** جان جمالی صاحب

**میر جان محمد خان جمالی (وزیر)۔** جناب اسٹاکر میں دوبارہ مولانا امیر زبان صاحب کے نوش میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو پالیسی بنائی گئی ہے ایڈبیٹر ز اخبار کے مالکوں جرنلمسٹ کارکنوں اور حکومت بلوچستان کی مرضی سے وہ میڈیا پالیسی بنی ہے ہم اُنکی کے سامنے گئے ہیں جنہوں نے متفقہ طور پر پالیسی بنائی ہے جی آپ فیصلہ کریں ہم تو حکومت کے حق میں دے نہیں رہے ہیں۔

**جناب اسٹاکر۔** ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

**میر جان محمد خان جمالی (وزیر)۔** انہوں نے ہی فیصلہ کرنا ہے آپ ان کے نوش میں لے آئیں وہ خود فیصلہ کریں گے اگر اس سیشن کے بعد بلوچستان یونین آف جرنلمسٹ کے نمائندے آجائیں پرنس کلب کے نمائندے آجائیں اور ایڈبیٹر ز وہ مولانا صاحب کو خود بتاویں کہ جی یہ پر اگریں ہوئی ہے یہ میرے لئے اور آسان ہات ہو گی۔

**جناب اسٹاکر۔** تو مولانا آپ اور جان جمالی صاحب اسی کمیٹی سے رابطہ کریں۔

**میر جان محمد خان جمالی وزیر۔** اس وقت وہ بیٹھے ہوئے ہیں پرنس گلری میں سن رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر۔** یعنی اس کو آپ پہنچ نہیں کرتے ہیں لہذا اس تحریک التواء نمبر ۸ کو جان جمالی صاحب اور حیدری صاحب اس کمیٹی سے رابطہ کریں گے اپنی تحریک التواء پر وہ زور نہیں دیتے ہیں۔  
ڈاکٹر عبد المالک صاحب اپنی تحریک التواء ایوان میں پیش کریں۔

**ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجھے دنوں سے آئی ہے آئی کی حکومت کی طرف سے ملک کے مختلف شعبوں میں اپوزیشن کے لیڈروں اور کارکنوں پر لاٹھی چارج آنسو گیس کا استعمال اور گرفتاریوں کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے یہ عمل جمروں اور جموروں اداروں کے خلاف ایک سازش ہے لہذا اسیلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجھے دنوں سے آئی ہے آئی کی حکومت کی طرف سے ملک کے مختلف شعبوں میں اپوزیشن کے لیڈروں اور کارکنوں پر لاٹھی چارج آنسو گیس کا استعمال اور گرفتاریوں کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے یہ عمل جمروں اور جموروں اداروں کے خلاف ایک سازش ہے لہذا اسیلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر۔** یہ تحریک اس سے پہلے آئی ہے اس پر آپ کیا بولنا چاہتے ہیں۔  
**ڈاکٹر عبد المالک۔** میرا اسپیکر صاحب میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں کے عوام کی بے پناہ قربانیوں کے بعد عوام نے ایک لویں انگریزی جمروں کی ہاصل کی ہے اور جس طریقے سے یہاں کے حکمران اس کا گاہ گھونٹ رہے ہیں وہ جمیع طور پر اس ملک کے عوام کے حق میں نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہر جموروں کی ایک ملک میں جتنی اہمیت اقتدار کی ہوتی ہے اتنی ہی اپوزیشن کی ہوتی ہے لیکن بد قسمی سے اس ملک میں امیروں نے ظالموں نے جمروں اور جموروں اداروں کو جس طریقے سے پامال کئے ہیں آج تھوڑی بست جمروں ہے اس کو بھی آمدیت کی جانب لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ constitution (constitution) میں ہر شہری کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے پر بول سکتا ہے کسی بھی مسئلے پر ایجادیشن (agitation) کر سکتا ہے جسے جلوس کر سکتا ہے لیکن بد قسمی سے جو ہمارے حاکم ہیں وہ اس مسئلے کو صرف اور صرف دھونس دھکلی سے اقتدار کو بچانے کی خاطروں اس جموروں ادارے کو اور جموروں ملک میں اپوزیشن کے روں کو سیوتاؤن sabotge کر رہے ہیں ان کو یہ پتا نہیں ہے شاند سن وجون (۵۳) سے لے کر سن نوے (۹۰) تک غلام محمد سے لے کر صدر اسحاق تک وہ اس ملک میں اہلاتی

سانیشیں ہر وقت ہوتی رہی ہیں اور آج وہ عوام پر پریس پر عوام کی آزادی پر جو پابندی لگا رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ کل وہ جب اپوزیشن میں ہونگے تو اس کے ساتھ یہ روایہ رکھا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے عوام کی بیکی ایک خواہش ہے اور اس ملک کو آپ اس وقت ترقی دے سکتے ہیں جب آپ جنمن genuine democracy ؎یکو کسی کو انتڑی پوز (introduce) کریں جب جنمن ؎یکو کسی نہیں ہو گی وہاں اس قسم کی سانیشیں ہوتی رہیں گی اور آج حالات کا تقاضہ ہے کہ ہم ملک میں اپوزیشن کا گاگھونٹنگ کی بجائے اس کی جائز پاتوں کو سینی پریس کو ہم آزادی دیں صحافیوں پر ہم تشویبند کریں یہ مسئلے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر بلوچستان کی اسمبلی جو بلوچستان خود ایک جبرا کے خلاف ظلم کے خلاف عوام کے حقوق کے حوالے سے ایک تاریخ رسمتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کو اس غیر جمہوری حکومتی حرکت پر اس کو یقیناً "ہمیں کنڈم ہی کرنی چاہیے۔

**جناب اسٹرکٹر۔** مجیدری صاحب

**مولانا عبد الغفور حیدری۔** جناب اسٹرکٹر کاش کہ آج یہ تحریک التواء بی ڈی اے کے مجرمان اپنی تحریک کے بارے میں خود پیش کرتے اور ہم ان کے ساتھ ان کی اس تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کچھ کہتے گرالہ کے فضل و کرم سے یہ اعزاز بھی حزب اختلاف کو ہی حاصل ہے کریاں شاہد ان کو اتنی ہی عزیزیں کہ مرکز میں تو سرپا احتجاج کبھی لانگ مارچ کبھی ٹرین مارچ اور یہاں ان کی زبانیں گنگ ہیں خیریہ ان کا اپنا مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں شاہد یہ ہو کہ بنیادی بات تواصل کی نہیں ہے بلکہ جنگ کری کی ہے کری انہیں مل چکی ہے اس لئے اس کے حصول یا اس کے خلاف کوئی بات نہیں اور مرکز میں چونکہ وہ مل نہیں ہے تو اس لئے وہاں نواز شریف بھی خراب ہے نواز شریف کی پوری کابینہ خراب ہے مرکزی حکومت خراب ہے، بہر حال یہ ان کی منطق ہے لیکن ایک جمہوریت پسند کے حوالے سے اور ایک جماعت کے حوالے سے جو ڈاکٹر صاحب نے تحریک التواء پیش کی ہے اس کی حمایت کرتے ہوئے جناب اسٹرکٹر میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ جمیعت کی کوشش عام طور پر یہ رہتی ہے کہ ملک میں جمہوریت ہر جمہوری ادارے مستحکم ہوں جمہوریت کا بول بالا یہاں کے لوگوں کو ان کے جمہوری حقوق میں لیکن دو سال ہوئے جب سے یہاں مرکزی حکومت قائم ہوئی ہے اور اس عرصے میں اس نے جمہوریت کے ساتھ اور یہاں کے رہنے والوں کے ساتھ جو کچھ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بس اتنا ہی کافی ہے اور پھر آج جو حالات ہمارے ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور لوٹ کھسوٹ رشتہ ستانی کمیشن یہاں تک کہ وزیر اعظم تک بھی یہ سلسلہ رکتا نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آئی جسے آئی کی حکومت یا وہ عوام کے جذبات کو دیکھ کر فطری طور پر ہونا

چاہیے تھائیں میں سمجھتا ہوں وہ شائد یہ سوچ رہے ہیں ہم عوام کو طاقت کے ذریعے قوت کے ذریعے پولیس کے ذریعے فوج کے ذریعے دہاکر حکومت کریں گے یہ ان کی بھول ہو سکتی ہے، جناب ایمیر کیا لاؤ جو پک رہا ہے میں سمجھتا ہوں یہ اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں یہ اب ان حکمرانوں کو اپنے انجام کو پہنچا کر دم لے گا جناب ایمیر جموروت کی بات ہم سب کرتے ہیں لیکن لانگ مارچ میں سمجھتا ہوں شاید ماوزے نجک کے قلے کو سامنے رکھ کر پوری فوج کو اس میں انوالوں <sup>invole</sup> کیا اس طرح تمام فورسز کو اس طرح حکومت کے اپنے ہمکاروں نے لاثیاں اٹھا کر سڑک کو بلاک کیا میں سمجھتا ہوں یہ حرکت جموروت کا گلہ گھوٹنا ہے بے نظیر کا اور حزب اختلاف کا جلسہ تھا وہ ہو جاتا جناب ایمیر صاحب آپ کو یاد ہو گا جب یہاں مارشل لاء' قائم کیا گیا جب بے نظیر ہر سے یہاں تعریف لائیں تو ہم نے ہر ایک نے دیکھا ان کے جلوں میں پانچ لاکھ چھ لاکھ، آٹھ لاکھ لوگ ان جلوں میں شریک رہتے تھے لیکن ان کے جلوں سے پاکستان میں کوئی انقلاب برپا نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں اس لانگ مارچ سے کچھ ہوتا بھی نہیں تھا لیکن انہوں نے اپنی جموروت نوازی کا ثبوت اس طرح دیا کہ انہوں نے اس لڑکی پر اور اس کی ماں اور اس کے رہنماؤں پر لاثیاں برپا نہیں کیا جموروت میں اس طرح ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں اس سے انہوں نے تمام پارٹیوں کو متعدد ہونے کا موقع فراہم کیا ہے ظاہر ہے جب ملک میں ظلم و تعدد ہو گا حزب اختلاف اس ظلم و جبر کو روکنے کے لئے ۲۰ نینی تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ اس ظالمانہ کام یا ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کریں میں تو کہتا ہوں یہ عجیب بات ہے، ہر کیف جناب ایمیر صاحب پی ڈی اے کے بارے میں جماں تک جے یو آئی کے حوالے سے ہم اس کے حصہ دار نہیں اس میں شریک رہے لیکن ایک حوالے سے جوان پر ظلم یا زیادتی ہوئی یہ جموروی انداز سے ایک جدوجہد تھی اس کو روکنے کی بھی ہم شدید نہ ملت کرتے ہیں ان اقدامات سے میں سمجھتا ہوں حکومت بالکل ناکام ہو چکی ہے مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت ان کو چاہیے کہ مستغفل ہو جائیں اس سے قبل کہ کوئی مارشل لاء لایا جائے یا جبڑی طور پر ان کو مستغفل ہونا پڑے اور ان سے اقتدار چینٹے پر مجبور کرے وہ خود مستغفل ہو جائیں۔

مولانا عصمت اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ جناب ایمیر صاحب اس تحریک پر کچھ بولنے کے سلسلے میں آپ کی وساطت سے ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ لانگ مارچ یا پی ڈی اے کی اپنی حکمت عملی تھی نہ ہم اس کی وکالت کرتے ہیں نہ ہم کو اس کی تحسین بیان کرنے کی ضرورت ہے جماں تک ہماری جماعت کی پالیسی ہے لیکن ان کے نزدیک پی ڈی اے کا اندازہ یہ ہے کہ ایک جموروی کوشش تھی جو دبائی گئی اس ہم اس حوالے سے

یقیناً" ہمیں دکھ ہوا ہے جمیونت اور جمیوری عمل کو دبایا گیا لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کی اپنی غلطیوں کی ہم نشان دہی بھی کرتے ہیں انہوں نے غریبوں کو لاٹھیوں سے لیس کر کے جیلوں میں گرفتاری کے لئے تیار کیا لیکن وزراء اپنے بنگلوں اور دیگر مراعات سے دست بردار نہیں ہوئے کیونکہ یہ ایک فطرت عمل ہوتا ہے غریبوں کو احسان بھی ہو جاتا ہے کہ ہم تو جیلوں کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن ایم۔ پی۔ اے حفراں اور وزراء اپنے بنگلوں اور وزارتؤں سے لطف انداز ہو رہے ہیں یقیناً" عوام نے یہ محosoں کیا کہ ہم تو اس وقت ڈنڈا کھانے کے لئے تیار ہو جائیں بلکہ وزراء بھی اپنی وزارتیں اور بنگلوں اور مراعات اور تغذیہوں کو خیر باد کیں گے ہم یقیناً" جمیونت کے حوالے سے ضرور کچھ کہیں گے۔ لیکن پی ڈی اے کی غلط حکمت عملی کی بناء پر بلوچستان میں وزراء صاحبان اپنے بنگلوں اور دیگر مراعات سے لطف انداز ہوتے رہے اور وہاں بخوبی سندھ اور دیگر صوبوں میں غریبوں کو جیلوں کے لئے تیار کیا لیکن ہم پی ڈی اے سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر واقعتاً آپ کو جمیونت اور جمیوری عوامل کو کامیاب کرنے کی فکر ہے تو سب سے پہلے اپنے مراعات کی قربانی رہنی چاہیے اس کے بعد غریبوں کو سڑکوں پر لا کیں ہم یہ بھی ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ جس انداز سے پی ڈی اے کی تحریک دبائی گئی تھی یقیناً" یہ الگ بات ہے کہ تحریک کے کیا عوامل تھے یہ جائز تھے یا ناجائز تھے لیکن جس انداز سے یہ لائگ مارچ دبایا گیا یقیناً" یہ جمیونتی انداز سے ہٹ کر دبایا گیا لیکن اگر لائگ مارچ غیر قانونی ہے تو سرے سے ہی اس کی اجازت نہ دی جائے پابندی لگادی جائے اگر قانونی ہے تو پھر اس انداز سے اسے کیوں دبایا جاتا ہے اپنی پالیسی کے مطابق ہم یہ وضاحت ضرور کرتے ہیں اگر لائگ مارچ کو دبایا گیا تو یہ ناکام ہوا ہے اس میں پی ڈی اے کی اپنی حکمت عملی کا بھی دخل ہے سب سے پہلے وہ اپنی حکمت عملی پر نظر ہانی کریں پھر اگر وہ جمیونت کا دعویٰ کرتے ہیں اور عوام کو باہر لاتے ہیں اور اس کے لئے تیار ہوتے ہیں تو وہ خود بھی اپنی وزارتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیں جب وزراء بھی اپنی وزارتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

**جناب اسٹاکر۔ حاجی محمد شاہ صاحب**

**حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر)۔** جناب اسٹاکر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مولانا صاحبان دینی لوگ ہیں اور حق پسند لوگ ہیں مگر وہ بھی حقیقت کو چھپا رہے ہیں میں بھی اس لائگ مارچ کے متعلق کچھ کہوں گا بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ یہ ڈنڈا مارچ ہے یہ لائگ مارچ نہیں ہے اگر اس طرح سے لائگ مارچ شروع کئے جائے تو پھر ہر غریب مظلوم عوام پر اور ان کے گھر پر حملہ کر سکتے ہیں۔ جناب والاجب ۱۹۷۳ء میں میپنپارٹی کی حکومت نے

یہاں اس بیلی کو ختم کیا تھا اور گورنر راج نافذ کیا تھا یہ مولانا صاحب تھے جو عوام کو زبردستی پہنچپڑاڑی میں شامل کرایا تھا کیا یہ بھول گیا ہے جناب والا! میں ڈاکٹر صاحب کو بھی مختصر الفاظ میں بتا دوں کہ وہ اس وقت کہا تھے کون سے پھر کے نیچے چھپے ہوئے تھے انہوں نے جو اس وقت شدید کیا تھا یہ لوگوں کو مارا بیٹھا تھا لوگوں کا مال موسیٰ کوئے تھے کیا یہ ڈاکٹر صاحب کو بھول گیا ہے افسوس کی بات ہے!

اب اس وقت اس دور میں جو لوگ متاثر ہوئے تھے اور افغانستان چلے گئے تھے اب وہ افغانستان سے واپس آ رہے ہیں اور اب ان پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں کیا ان کو آئی جی آئی کی حکومت نے ان کو متاثر کیا تھا کیا آئی جی آئی کی حکومت نے ان کو بھکایا تھا یہ ہر ایک کو یاد ہے لیکن افسوس کی بات ہے اب اس کے لئے کوئی صحیح گواہی نہیں دے رہا ہے میں اس وقت نہ پہنچپڑاڑی میں تھا نہ میں زندگی پھر پہنچپڑاڑی میں ہو سکتا ہے اور اگر پہنچپڑاڑی میں شامل بھی ہو جائیں تو یہ جگہ حقیقت بولنے کی ہے تو اس وقت سے مجھے یاد ہے کہ اس وقت اس پارٹی نے لوگوں کے مال موسیٰ لوٹ لئے تھے اور ان کو کمبوں میں بند کر دیا تھا ہمارے مولانا صاحب نے کہا تھا کہ یہ مال موسیٰ حالات ہیں۔ ان کو مال موسیٰ نہیں دینا چاہیے وہ جبرا اور ظلم سے حکومت کر رہے تھے افسوس کی بات ہے مولانا صاحب کہ رہے ہیں بے چاری لڑکی! کیا مولانا صاحب اس کو بے چاری لڑکی کہہ رہے ہیں۔ اور اس کو اس طرح لانگ مارچ کہہ رہے ہیں اور پھر اگر کل یہی حال رہا تو کوئی کی ساری عورتیں لانگ مارچ کر لیں گیں اور مولانا صاحب کے گھر آ جائیں گیں، پھر مولانا صاحب کو پہنچ چل جائے گا یہاں حقیقت بولنی چاہیے یہ حقیقت کی جگہ ہے جناب والا! یہ لانگ مارچ نہیں تھا اس کو پشت میں ڈانگ مارچ کتے ہیں اور اس کو اردو میں لانگ مارچ کتے ہیں انہوں نے اس کے لئے زندگانی میں یہ انکو تانا چاہتا ہوں افسوس کی بات ہے جس کو عوام ہاہے وہی لوگ اس بیلی میں آتے ہیں پھر آپ اس کو یاد ہے کیوں ہٹانے کے پڑ جاتے ہیں اور بعض سینئرز نے بھی کہا یہ اس بیلی بوس سے ہے میں ان کو یہ تانا چاہتا ہوں کہ ان سینئرز کو کس نے منتخب کیا ہے تو پھر وہ سینئٹ میں کیوں گئے ہیں ان کو بھی سینئٹ میں چاہیے تھا ان کو جرأت کرنی چاہیے ان کو استعفی دینا چاہیے۔

کیا یہ جو ایکشن کرایا گیا تھا کیا یہ بوس خیز یہ جو ایکشن کرائے گئے تھے این ذی کے جتوں صاحب نے کرائے تھے وہ وزیر اعظم تھا اس وقت محروم از شریف وزیر اعظم نہیں تھا اگر یہ ایکشن بوس تھے تو جتوں صاحب اس وقت ان کو نہ مانتے۔ اس وقت وہ کہتے ہیں کہ میں ان ایکشن کو نہیں مانتا ہوں وہ دو سال تک سویا ہوا تھا کوئی مگر نہیں تھا دو سال کے بعد پتا چلا ہے۔ دو سال کے بعد بے نظر

نے سوچا کہ شاید اس طرح میرا خاوند رہا ہو جائے۔ لانگ مارچ یا ڈانگ مارچ سے چھوٹ جائے اور یہ اس سے حکومت پر یہ شریں آجائے میں یہ کہتا ہوں کہ جان و مال کی حفاظت کرنا اس حکومت کا فرض ہے اس کو کہنا چاہیے کیا، مگر ان کو تکمیل چھپی دیں وہ بھی کریں اور لوگوں کی جانوں کو ختم کریں اور لوگوں کی گاڑیاں جلاں میں اگر وہ ایسا کریں گے تو کسی کی جان جائے گی کس کامال ضائع ہو گا تو اس کا ذمے دار کون ہو گا۔ ہم ذمے دار ہوں گے کیا ان کی مرضی ہے جو وہ کریں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ عجیب لانگ مارچ ہے ہم نے ایسا لانگ مارچ کبھی نہیں دیکھا ہے کبھی وہ تین میں لانگ مارچ کرتے ہیں کبھی پیدل لانگ مارچ کرتے ہیں اور پھر کل گدھوں پر لانگ مارچ کریں گے (تفصیل) افسوس کی بات ہے کہ مولانا صاحب بھی اس کو سپورٹ کر رہے ہیں یہ لوگ تو نہ اور ہیں اور نہ ادھر ہیں دو جماں کے درمیان ہیں ان کو کوئی جرأت مندانہ فیصلہ کرنا چاہیے میں ان کو یہ تداریجا ہتا ہوں کہ وہ ایک طرف ہوں۔

**جناب اسٹیکٹر مزادنی صاحب آپ ایک بات بار بار نہ کہیں۔**

**حاجی محمد شاہ مزادنی (وزیر)** جناب والا! میں یہ تداریجا ہتا ہوں کہ اس تحیک سے ملک پر یہ رونی اور اندر رونی اشوات کیا پڑتے رہے ہیں۔ لوگوں کے کیا نقصانات ہو رہے ہیں جن لوگوں کا عوام سے رابطہ ہے ان لوگوں کو پتا ہے۔

**مولانا عبدالغفور حیدری** پاکٹ آف آرڈر سر! جناب والا! اس کے ملک پر تو کوئی اشوات نہیں ہوں گے بلکہ مزادنی صاحب پر ہوں گے ان کی کرسی چلی جائے گی۔ ان کی وزارت ختم ہو جائے گی۔

**محمد شاہ مزادنی (وزیر)** جناب والا! ایسا نہیں ہے وہ صرف چار دکانیں نہیں بند کر سکتے ہیں اگر وہ چار دکانیں بند کر دیں تو ان گاؤں کا ذمے کئے سے کوئی دکان بند نہیں ہو گی یہ صرف ذمے کی وجہ سے ہوا۔ لوگوں کے جان و مال کا مخطرہ ہوتا ہے لوگ صرف ذر کے مارے دکانیں بند کرتے ہیں۔ ان کے لوگ کرانے پر ہیں میں یہ حکومت سے کہتا ہوں کہ یہ ان کا فرض ہے اگر کوئی گاڑی جل جائے کوئی لقمان ہو تو یہ حکومت کا لقمان ہو گا۔ انسوں نے تو اپنی ذمے داری کو پورا نہیں کیا ہے پھر یہ کہیں گے کہ یہ حکومت ناکام ہو گئی ہے جناب والا! ایسا نہیں ہے اس حکومت نے کسی فرنٹلینڈ کو رکھا ہے فوج کو نہیں بلا یا ہے اس حکومت کا فرض ہے کہ وہ انتقام کرے آپ اس سے اتفاق کریں گے یہ آپ کو کس نے تباہا ہے کہ یہ حکومت ناکام ہو گئی ہے۔ یہ تو حکومت کی ذمے داری ہے کہ وہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے۔ اب جو جوئی

صاحب کہہ رہے ہیں وہ پہلے کدھر تھے وہ تو اپنے حلقتے سندھ میں ہار گئے بعد میں نواز شریف نے اس کو ہنگاب کی سیٹ پر لایا ہے۔ جناب والا! مجھے وہ دن یاد ہے کہ جب مولانا فضل الرحمن نواززادہ نصراللہ صاحب اور جتوئی صاحب یہاں آئے ہوئے۔ این ذی اے کے لوگ آئے ہوئے تھے اور یہ بلدیہ پارک میں تقریر کر رہے تھے انہوں نے پہلے جتنے بھی پہنچنے والی پر الزام لگائے تھے میں ان کو بتاچکا ہوں آپ لوگوں کو کیا پتا ہی میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں جو وہ بلدیہ پارک میں کہہ رہے تھے یہی جتوئی صاحب کہہ رہے تھے اور اس وقت نواززادہ نصراللہ کیا کہ رہا تھا میں اس اجلاس میں موجود تھا مولانا صاحب بھی موجود تھے۔ مولانا عصمت اللہ بھی موجود تھے جو وہ لوگ تقریر کر رہے تھے اور اجلاس کر رہے تھے الزام لگا رہے تھے میں بتا سکتا ہوں۔

**جناب والا!** مجھے امید ہے کہ یہ ڈاکٹر صاحب بھول گئے ہیں میرا تو خیال تھا کہ وہ ایسے لانگ مارچ کی مخالفت کریں گے اور یہ حکومت ٹھیک چل رہی ہے۔

**ڈاکٹر عبد المالک** جناب والا (پونکٹ آف آرڈر) مجھے خوشی ہے کہ مولانا صاحب نے اپنے مسلم لیگ کے موقف کو اچھا بیان کیا ہے اور یہ حاجی ہوتے ہوئے جھوٹ کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پی ذی اے چاروں کائیں نہیں بند کر اسکا ہے۔ وہ چاروں کائیں بند کراوے۔ تو میں ان کو انعام دوں گا۔ جناب والا! اس دن پورا شربراں تھا نوے فی صد و کائیں بند تھیں میں اس کو وضاحت کرتا ہوں میں تاریخ کو درست کرتا ہوں جب ۱۹۷۴ء میں نیپ کی حکومت کو ختم کیا گیا تھا۔ اس وقت بھی مولانا مفتی محمود صاحب نے استغفار دیا تھا اور ہمارے محترم جمالی صاحب اس وقت بھی وفاقی وزیر تھے۔

**مولانا عصمت اللہ** جناب والا! میں حاجی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے وقت کی کی کی وجہ سے تقریر ختم کر دی ہے یا ان کی تقریر ختم ہو گئی ہے۔

**ڈاکٹر عبد المالک** جناب والا! میں ان کی باتوں میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں ان کی میں کوئی برائی بتاؤں میں تو انہوں کی بات کر رہا ہوں ان کو پہنچ کچھ نہیں ہے اب وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چاروں لڑکی ہے۔

**وزیر مواصلات ملک سرور خان کاکڑ (وزیر)** جناب اسیکر! ہمیں بھی کچھ بتائیں کرنے کا موقع ہے جناب اسیکر صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا جماں تک اس موجود تحریک التوا کا تعلق ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ لانگ مارچ اگرچہ یہ چیزیں ایک طرف سے سیاسی طور پر سیاست کا ایک حصہ ہوتی ہیں جماں تک ہماری اس موجودہ تحریک کا تعلق ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اس وقت کوئی بھی سیاست دان

اور کوئی بھی سیاسی پارٹی اس تحریک کی حمایت نہیں کر سکتی ہے۔ جبکہ ملک میں پارلینمنٹ اور اسمبلیاں موجود ہیں وہ تمام فیصلے جو ملک کے لیے ہوں یا عوام کے لیے ہوں یا پاکستان کے لیے ہوں وہ اسمبلی کے فلور پر طے ہونے چاہئیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے اور میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ پہنچنے والی ایک عوای پارٹی ہے اور اس کی عوام میں جڑیں ہیں۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ہمارے ملک میں اپوزیشن کا وجود لازمی اور ضروری ہے۔ کیونکہ کسی بھی جمہوری عمل میں جب تک کہ اپوزیشن نہ ہو۔ حزب اختلاف نہ ہو۔ وہ جمہوریت ہی نہیں کہلاتی جاسکتی یہ خوشی کی بات ہے لیکن بات یہ ہے کہ جب ایک ملک میں انتخابات ہوتے ہیں اور اس انتخابات کے نتیجے میں ایک پارلینمنٹ اور اسمبلیاں وجود میں آتی ہیں تو پھر اسی ملک کے فلور پر بیٹھ کر افمام و تغییر میں ملک کے مسائل کے بارے میں سوچا جاتا ہے اور اس کے حل کے فیصلے کے جاتے ہیں لیکن ہماری بد قسمتی کہ جب سے پاکستان میں یہ جمہوری عمل شروع ہوا ہے ہم اس کی تاریخ سامنے رکھیں تو ہمارے سیاست والوں نے بیٹھ کر اسی اور اقتدار کے لیے اور حکومت میں آنے کے لیے ہر وہ حریبے استعمال کیے جس سے جمہوریت کی لفی ہوتی رہی ہے۔ یہ ہمارے پارلینمنٹریں کی یا سیاست والوں کی یادوں لوگ جو منتسب ہو کر اسمبلیوں میں آتے ہیں۔ وہ بھی جب تک کری پر نہیں بیٹھتے اس وقت تک وہ ہر اس غیر جمہوری عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ جب تک کے ان کو کری نہیں مل جاتی ہے۔ آپ تاریخ انہا کر دیکھیں ہمارے بھائیوں نے خاص کر ہمارے شخصیت والوں نے جو حمایت آج ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جب پہلی مرتبہ بلوچستان کو صوبہ کا درجہ ملا اور اسمبلی نی اور اس وقت جو انتخابات ہوئے تو اس جمیعت نے بیٹھل عوام پارٹی کے ساتھ مل کر بلوچستان میں اور فرنٹلینوں میں حکومت بنائی اور اس وقت جو جمیعت کے رہنماء مولانا مفتی محمود جن کا ہمیں بلا احترام ہے اور ان کی عزت ہے لیکن انہوں نے اس وقت بیٹھل عوای پارٹی کے ساتھ مل کر حکومت بنائی۔ حالانکہ ان کے منشور میں اور ان کی تقاریر میں انہوں نے بیٹھ قومیت کی لفی کی ہے اور انہوں نے بیٹھ قومیتوں کو گالی دی ہے اور انہوں نے بیٹھ قومیتوں کے بارے میں کہا ہے کہ وہ ایک زہر ہے اور آج بھی وہ سڑکوں پر اور جلوں میں اور جہاں بھی جاتے ہیں وہ قومیتوں کو بر احتلا کرتے ہیں جبکہ آپ کو معلوم ہے انہوں نے خود ۳۷-۱۹۷۶ میں انہی قوم پرستیوں کے ساتھ مل کر حکومت بنائی تھی۔ تو ہمیں یہ ہا نہیں چلتا ہے جب کری کی بات آتی ہے تو ایک طرف مولانا صاحبان کو اپنی یاد نہیں رہتی ہیں۔ کہ ہم نے لوگوں کو قومیتوں کے بارے میں لوگوں کو بتایا ہے اور ہم نے قومیتوں کے بارے میں باقی کی ہیں۔ جب کری کی باقی آتی ہیں تو وہ ساری باقی بھول جاتی ہیں۔

**مولانا عبد الغفور حیدری** جناب والا (پوائنٹ آف آرڈر) جناب یہ تحریک پر بحث کر رہے ہیں یا جمیعت پر بحث کر رہے ہیں۔ انہیں پہاڑی نہیں ہے کہ بات کیا ہو رہی ہے اور وہ کس پر بات کر رہے ہیں۔ جناب اپنیکراجو تحریک پیش ہوئی ہے اس پر بحث کریں۔ آپ اس بحث کے لیے کوئی دوسرا دن مقرر کریں۔ جناب اپنیکر آپ تحریک سے متعلق بات کریں۔

**مسٹر محمد سرور خان کا کڑا (وزیر مواصلات و تعمیرات)** جناب والا! ہمارے پاکستان میں مناقشانے سیاست ہے۔ یہ سارا اس بحث کا حصہ ہے۔ اس طرح انہوں نے جو پہلی پارٹی کے بارے میں جوابیں کی تھیں۔ اس زمانے میں اور آج تک کر رہے ہیں کہ ایک عورت کی حکومت پاکستان میں نہیں آسکتی ہے اور عورت حکومت نہیں بناسکتی ہے لیکن جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ پی ڈی اے کے مجرمان کے ساتھ آجائیں تاکہ ان کی حکومت بن جائے۔ ان کو ایک ملک سے اور امن لانگ مارچ سے اور ان کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بد قسمتی کی بات ہے کہ ہم نے یہی شہ حکومت کی سیاست کی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ اپنی مناقشانے سیاست ختم کر دیں۔ جو لوگ اسیلی میں بیٹھے ہیں انہیں تو کم از کم چاہیے کہ وہ اس ایوان کا اس منتخب نمائندگی کے مقصد کو اپنے مدنظر رکھیں۔ بجائے اس کے کہ ملک میں ابھی نیشن کر رہے ہیں اور ملک میں غلط قسم کے نفرے نگائیں۔

(مداغلت)

**مولانا عصمت اللہ** جناب اپنیکراپوائنٹ آف آرڈر میں پوائنٹ آور۔  
**وزیر مواصلات و تعمیرات** جناب اپنیکرا میں پوائنٹ آف آور پر کھڑا ہوں۔ وہ اپنا پوائنٹ آف آور بعد میں بیان کریں۔ یہ مداغلت کرنے کی اچھی بات نہیں ہے۔

**جناب اپنیکر** مولانا صاحب ملک صاحب کی تقریر ختم ہو جائے تو پھر آپ کو موقع دیا جائے گا۔  
**مولانا عصمت اللہ** جناب والا! پوائنٹ آف آور کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تقریر کے پیچے میں بات کی جاسکتی ہے۔ جناب والا! پوائنٹ آف آور پر میری گزارش یہ ہے کہ آپ تھوڑے سے حواس پاختہ نظر آرہے ہیں۔ میرے خیال میں آپ تازہ سیرہ نہ ہوٹل سے آرہے ہیں۔ یا کیا وجہ ہے انہیں یاد نہیں ہے کہ عوایی نیشن پارٹی سے جمیعت نے اتحاد تو کیا تھا لیکن اس وقت وہ قوم پرست نہیں تھے۔ وہاں بھی اور یہاں بھی نیشن عوایی پارٹی کی حکومت تھی۔

**جناب اپنیکر** مولانا عصمت اللہ صاحب ان کی تقریر مکمل ہونے دیں۔ ایسے درمیان میں نہ بولیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات** جناب والا! منافقت ہے یا منافقاتہ رول ہے وہ سب عوام کے سامنے ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں وہ لوگ سیاست میں ہیں یا وہ پارٹیاں سیاست میں ہیں جو عوام کے سامنے تو بڑے اچھے نظرے دیتے ہیں بڑی جمیوریت کی بات کرتے ہیں لیکن جب وہ اسیبلی میں آتے ہیں تو وہ کرسیوں کے بغیر کسی چیز کو دیکھتے نہیں ہیں۔ آج مولانا صاحب نے اس فلور پر کماکر ہم نے اصول کے لیے اس کے لیے حکومت چھوڑی ہے اگرچہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ اگر یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ انہوں نے حکومت کو کیوں چھوڑا ہے۔

**جناب اسٹیکر** ملک صاحب آپ اپنے موضوع کی طرف آئیں تو بتراہے گا۔

**ملک محمد سرور خان کا کثر (وزیر مواصلات و تعمیرات)** ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جو یہ لائگ مارچ ہے اس کو ہم جمیوری عمل کا ایک حصہ کہہ سکتے ہیں لیکن اس وقت جب کہ جمیوریت نہ ہو۔ اس وقت ملک میں جمیوریت ہے۔ تمام سیاست و ان اور تمام سیاسی پارٹیوں کو کو اسیبلی میں نمائندگی حاصل ہے۔

**مولوی عصمت اللہ خان** خان صاحب خواں باختہ ہو رہے ہیں عوامی بیشنیل پارٹی سے انہوں نے اتحاد کیا تھا لیکن اس وقت وہ قوم پرست نہیں تھا۔ (مدخلت)

**جناب اسٹیکر** مولانا عصمت اللہ صاحب سرور خان صاحب کی تقریر مکمل ہونے دین پھر اس کے بعد آپ بولیں۔

**ملک محمد سرور خان کا کثر (وزیر)** جناب اسٹیکر صاحب جو منافقاتہ رول ہے اور جو منافقت ہے سب عوام کے سامنے ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں وہ لوگ سیاست میں آئے ہیں یا وہ پارٹیاں سیاست کے سامنے آئی ہیں جو عوام کے سامنے بڑے اچھے نظرے لگاتے ہیں بڑی جمیوریت کی بات کرتے ہیں لیکن جب اسیبلی میں آئے ہیں تو وہ صرف کرسیوں کو دیکھتے ہیں اور کسی چیز کو نہیں دیکھتے ہیں آج مولانا صاحب نے اسی فلور پر یہ کہا ہے کہ ہم نے اصول اور اس کے لیے حکومت چھوڑی ہے اگرچہ یہ حقیقت نہیں ہے اگر یہ حقیقت ہوئی تو خود مولانا صاحب کو پتا ہے کہ انہوں نے حکومت کو اصولوں کے لیے کیوں چھوڑا ہے۔

**جناب اسٹیکر** آپ موضوع کی طرف آئیں تو بتراہو گا

**ملک محمد سرور خان کا کثر (وزیر)** ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جو لائگ مارچ ہے اسے یہ

جمهوریت یا جمیوی عمل کا آپ حصہ کہ سکتے ہیں لیکن اس وقت جبکہ جمیویت نہ ہوا ب ملک میں جمیویت ہے جمیوی عمل ہے تمام سیاسی پارٹیوں کو اسی میں نمائندگی حاصل ہے وہ آگر کے ایوان میں۔ اگر وہ دباؤ سے ہم نے حکومتیں تبدیل کرنی شروع کیں تو پارلیمنٹ کی کوئی حیثیت کوئی مقصد نہیں رہے گا پھر لوگ سڑکوں پر فیصلے کریں پلے ہمارے پیشیں میں جب قدر حار کی حکومت ہوتی تھی تو لوگ وہاں پر جا کر میلہ لگاتے تھے وہاں کشتی لواتے تھے تو کشتی میں جو پلوان فائل بیچ میں جیت جاتا تھا تو اس کو وہاں کا حاکم مقرر کیا جاتا تھا اگر یہ ہمارے مولوی صاحب نے یا سیاستدان پرانے زمانے کی سیاست چاہتے ہیں کہ لوگوں کو بلا کر یہاں پر کشتی لڑادی جائے اور پھر اس کو حکومت دی جائے تو میرے خیال میں یہ دنیا میں سب سے بدترین صورت ہو گی، ہم کہتے ہیں کہ جمیویت کے ذریعے حکومتوں کا تبدیل ہوتا لازمی ہے اس کے لیے لوگ قربانی دیں اپوزیشن میں بیٹھی حکومت کے اچھے اور برے کاموں کی وہ عوام کو نشاندہ کریں یہاں پر کوئی آدمی اپوزیشن میں بیٹھنا نہیں چاہتا میں خود بھی انہیں لوگوں میں سے ہوں ایک دن بھی میں اپوزیشن ہنچھوڑ پر نہیں بیٹھے سکتا تو میں آپ مولانا صاحبان کی کیا بات کروں میں کہتا ہوں کہ یہ تو ملک کے جو بڑی پارٹی کے لوگ ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اصولوں کی سیاست کریں اور اس ایوان میں جو انسوں نے حلف اٹھایا ہے اس کو یا تو بوجس کہنا یا بر اجلا کہنا ایک منتخب یہڈر کے اچھی بات نہیں ہے بلکہ وہ تو اسی میں سے استغفاری دیں کہ بھتی ہم نے غلط کام کیے ہیں لہذا ہم استغفاری دیتے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اسی میں اصولوں کی پاسداری نہیں ہوئی اسی طرح ہمارے ملک میں جو جمیویت چل رہی ہے اگر یہ اسی طرح چلتی رہی تو آپ خود دیکھیں گے کہ ہمیں کافی عرصے کے بعد جو جمیویت ملی ہے ہم ایک ڈکٹیٹر کے تحت چلے جائیں گے اور یہ اس ملک کے لیے بدستقی ہو گی لہذا سیاستدانوں کو اپنے رویہ میں تبدیلی لانا چاہیے جو جمیویت ہے جو جمیوی عمل ہے جس کے لیے انسوں نے حلف اٹھایا ہے جس کے لیے وہ اس معزز ایوان میں آتے ہیں اس کی عزت و احترام اور اس کی حیثیت کو تسلیم کرنا چاہیے ورنہ پھر ایوان میں نہ آئیں میں تو یہ کہتا ہوں جناب اپنیکریں آپ کا شکر گزار ہیں کہ آپ نے مجھے پھر ایک موقع دیا۔

**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل (وزیر)** جناب اپنیکر آپ کے توسط سے.....

**جناب اپنیکر** جعفر خان صاحب کے بعد مولانا صاحب میں آپ کو موقع دوں گا۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر)** جناب اپنیکر آپ کی اجازت سے ڈاکٹر مالک صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے اس پر میں بھی کچھ بولوں گا ڈاکٹر مالک صاحب اور مولوی صاحبان نے کہا ہے کہ جلسہ جلوس بھی

جمهوری عمل کا حصہ ہے میں بھی اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ جموروی عمل کا حصہ ہیں بلکہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی سی کما ہے کہ لیکن توڑپھوز شریشور حکومت اور اسمبلیوں کا گھیراؤ پارلیمنٹ کا گھیراؤ مقدس ایوان کا گھیراؤ جس کو آپ مقدس کہتے ہیں اس کو گھیرے میں لے لیں جس کے وہ خود بھی رکن ہیں کیا یہ جموروی عمل ہے اس کو میں جموروی عمل نہیں کہہ سکتا ہوں ممکن ہے اجازت لے کر اپنا جلسہ آپ کریں اپنا نقطہ نظر بیان کریں عوام کو اکھاکریں لیکن مگریں میں ان کو لے جانا وہ کافیں کہ اس کو بند کرانا اسمبلیوں کا گھیراؤ کرانا اس کو تو آپ جموروی عمل نہیں کہہ سکتے ہیں اور آج یہ جموروی اداروں کو ختم کرنا یہ جموروت ہم کو بڑے نصیبوں سے ملی ہے اس جموروت کو حاصل کرنے میں آپ لوگوں کی بھی کوش شامل ہیں کیوں۔ اس کو اس طرح ختم کر رہے ہو منفی ذریعہ جب آپ استعمال کریں گے تو ظاہر ہے اس کے منفی نتائج حاصل ہو گئے توڑپھوز سے دو کافیں گاڑیوں کا جلنا جان کی ضیاع اس سے عوام کا نقصان ہوتا ہے اور اس سے فائدہ کن کو پہنچتا ہے؟ فائدہ ان کو پہنچتا ہے جن سے ہم نے بڑی کاوشوں سے جموروت حاصل کیا ہے آپ تبصرے دیکھیں ساری دنیا یہی کہتی ہے کہ یہ تمارش لاء کو ایک دعوت ہے آپ اگر اسمبلی کا گھیراؤ کر لیں سنا ہے کہ وہ ہزاروں ڈنڈے لے جا رہے تھے اخبارات کے حوالے سے میں یہ بات کہہ رہا ہوں اتنے ڈنڈے اسمبلی کا گھیراؤ کریں مجبووں کو زبردستی یہ کہیں کہ مستغفی ہو جائیں ایک قویٰ حکومت بنائیں کس آئین میں قویٰ حکومت کی مجنحائش ہے جس آئین کے تحت آپ نے حلف اٹھایا ہوا ہے جو آئین اس وقت ملک میں راجح ہے اس میں کسی قویٰ حکومت کی مجنحائش نہیں ہے لذا سرے سے اس بات کو تقویت ملتی تھی کہ شاید جموروی عمل کو اتنا فائدہ نہ ملے جتنا نقصان پہنچنے کی توقع ہے جتنا نقصان پہنچنے کا اندریشہ تحاکل کوئی گز بڑ ہو جاتی ہے تو عوام کا یہی نقصان ہوتا یہاں جلوس نکلتے ہیں کوئی شہر میں آپ نے دیکھا ایک دن انہوں نے ہر ہتل کا کال دیا ایک دو کان بند نہیں ہوا تو دوسرے دن لاٹھیوں اور کلاں شکوفوں کے ساتھ نکلے میں نے سنا ہے کہ جناب روڈ پر دو کاندار نکل آئے انہوں نے بھی پستول نکال لیے اور کہا کہ "اگر آج وہ زبردستی کرتے ہیں کہ آپ اپنا کلاں شکوف چلاو میں اپنا پستول چلاتا ہوں میں بھی کوئی کارہنے والا ہوں اگر تم بند کرانا چاہتے ہو تو میں مرنے کے لیے تیار ہوں تو اس سے کیا ہوتا ہے؟ یا ایک مرتا ہے یا دوسرا مرتا ہے اس سے بھی پر اپری ضائع ہوتی ہے مولوی صاحبان کے ہاتوں کو جب میں سنتا ہوں تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ان کا ایک طرف ایک عمل ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ غیر جموروی عمل ہے یا یہ صحیح عمل نہیں تھا اس کے صحیح نتائج برآمد نہیں ہوں گے غیر جموروی شاید انہوں نے کہا ہو لیکن انہوں نے کہا کہ اس تحیک کے صحیح نتائج برآمد نہیں ہوں گے اپوزیشن کو ساتھ لے کر نہیں چلا گیا ہے بغیر

مہورے سے یہ کیا ہے نادانستگی کا ثبوت دیا ہے یہ تو پارٹی کے بیانات ہیں فلور پر کچھ اور کتنے ہیں صرف ہمارے ساتھیوں کو کندھ (Condem) کرنے کے لیے ان کو افسوس ہو رہا ہے کہ "ہم نے حکومت چھوڑ دی ہے۔" اب ان کا خیال ہے کہ "یہ لوگ بھی حکومت چھوڑ دیں تاکہ ہمارا حکومت بن جائے۔" اور کچھ نہیں ہے تم لوگوں نے حکومت چھوڑ دی ہے اور اب لاٹھیوں پر آگئے ہوا بھی لاٹھی میک لگاتے ہو کیوں مجبور کرتے ہو اس پر اس کی میں کبھی بھی تائید نہیں کرتا ہوں جتوں صاحب نے ایک کیسری میک پر اعمّ مشر کے اس نے الیکشن کرائے اس نے ان اسپلیوں کو اپنی نگرانی میں منتخب کرایا پھر اس کے بعد اس کے بیٹھے اسی حکومت میں شامل ہو گئے ہیں اس میں بھی اور قوی حکومت میں بھی حکومت کے خلاف اختلافات آگئے وہاں وزیر اعظم کے ساتھ اسے ذاتی اختلافات آگئے سیاسی اختلافات آپ کہ سکتے ہو اس کے بعد اس نے رٹ لگانا شروع کر دیا کہ یہ بوگس ہے جناب ان سب کی ذمے داری تو تم پر آتی ہے تم نے الیکشن کرائے آج اس اسپلی کے ممبر بھی تم ہو اگر یہ بوگس ہے تو تم پر اخلاقی فرض عائد ہوتا تھا کہ تم اس کو اسی دن ختم کر دیتے کیونکہ وہی پر اعمّ فشر تھا اسی وقت وہ اس کو ختم کر سکتا تھا دو سال کے بعد یہ رٹ لگانا کہ اسپلیاں بوگس ہیں اور اسی اسپلی کا ممبر بھی ہے تو آج بھی اخلاقی فرض بتا ہے کہ اسپلی سے استعفی دے دو جمیوریت میں جمیوری اداروں میں جو بھی فیصلہ ہو وہ اس معزز ایوان میں ہو یہ اسپلی اسی لیے ہے کہ یہاں اپوزیشن کی بھی نمائندگی ہے اور حکومت کی بھی یہاں اپوزیشن جیسے سوالات کے ذریعے سے دوسری تحریک کے ذریعے سے ہمارے بلوجستان میں یہ عمل پورا ہو رہا ہے وہ یعنی اسپلی میں بھی یہ کر سکتے تھے جب اسپلیوں کا وجود نہ ہوتا کوئی فوجی حکومت ہوتی تو جلوس نکالتے جلسے کرتے احتجاج کرتے آج اس اسپلی کے تم رکن ہو تو تمیں چاہیے کہ اس اسپلی میں اپنے مسائل کو سامنے لا دا اس سے سوائے سیاسی ادارکی کے کچھ بھی نہیں بنے گا جمیوری اداروں کی گرفت اس حکومت پر اور کمزور ہوتی جاتی ہے مختلف اداروں کا ذکر ہوتا ہے آج تک کوئونہ بنا ہوا ہے طاقت کا پتا نہیں کل چوکون بنے گا یہ جمیوری اداروں کا فرض ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعادن کرے کہ یہود کسی کا کام ہے اور فوج کا نہ صدر صاحب کا کام ہے حکومت کرنا حکومت پارلیمنٹ ہے پر اعمّ مشر ہے۔ جمیوری ادارے ہوں اس کے مساوی اس کا کوئی مطلب نہیں لکھا ہے تو آج بھی ہم کو ان جمیوری اداروں کو مضبوط کرنا چاہیے ہاں جہاں اپوزیشن کی جائز تقدیم ہو اسیں حق ہے کہ وہ کریں میں اپنے ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ اختلاف برائے اختلاف سے ہٹ کر بہت انداز اختیار کریں جمیوری نظام میں اپوزیشن کا ایک بست بڑا رول ہوتا ہے۔ جمیوری اداروں کی گرفت اور کمزور ہو گی۔ جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر اسپلی جو دوسرے

اسیلی کے بعد آتی ہے۔ اس کی گرفت کنزور ہو جاتی ہے۔ جموروی اداروں کا فرض ہے کہ وہ حکومت کو سپورٹ دیں۔ کیونکہ حکومت کرنا نہ فوج کا کام ہے اور نہ ہی یوروکسی کا اور نہ ہی صدر صاحب کا بلکہ پارلیمنٹ ہے وزیر اعظم ہے اس کے سوا جمیعت کا کوئی مقصد نہیں نہ تھا۔ تو آج ہمیں ان جموروی اداروں کو اور مضبوط کرنا ہے۔ ہاں اپوزیشن کا روں جائز تقدیم ہو وہ اپوزیشن کا حق ہے میں اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں سے کہوں گا کہ اختلاف برائے اختلاف یا ایسی ٹیشن کے سیاست سے ہٹ کر مثبت روں ادا کریں۔ بت شکریہ۔

**مولوی عصمت اللہ** جناب اسپیکر خان صاحب اور کچھ دیگر حضرات جمیعت پر تقدیم کرتے رہے حالانکہ بات ہو رہی تھی لانگ مارچ کی لیکن ہمارے دوستوں نے جمیعت کی کوارکشی کی میں ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ ان ہاتھوں سے کچھ نہیں بنتا عوام ہمارے تمام سیاسی پارٹیوں کی کوار جانتے ہیں عوام کو معلوم ہے کہ خادم کون ہے پرستیج کون لے رہا ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ** (وزیر ملکہ مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکر معزز رکن ایک بار تقریر کرچے ہیں پھر دوبارہ اس کو موقع زندگی اچھی روایت نہیں قانون اور قواعد کے مطابق نہیں۔  
**جناب اسپیکر** مولانا عصمت اللہ صاحب آپ تشریف رکھیں مولانا نیاز محمد کو تقریر کرنے کا موقع دیں۔

**مولوی نیاز محمد دو تانی** جناب اسپیکر اور محترم حضرات لانگ مارچ کا مسئلہ جو اس وقت زیر بحث ہے۔ انصاف کا تقاضا ہے قرآن مجید کی پہاہت کے مطابق جو آدمی غلط کام کریں اس کو غلط کہا جائے اور وہی آدمی اگر صحیح کام کرے تو اس کو غلط کہا جائے۔ لانگ مارچ کے بارے میں ہماری جمیعت کی یہ پالیسی ہے کہ پی ڈی اے والوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہے یہ صحیح طریقہ نہیں تھا اور حکومت کی جانب سے جو اقدامات کیے گئے وہ بھی غلط تھے۔ اصل میں جنگ اقتدار اور کری کی ہے اور کوئی بات نہیں۔ ہماری بدنصیبی ہے کہ پاکستان میں جو پارٹی بر سراقتدار آتی ہے۔ تو باقی پارٹیاں یہ کوشش کرتی ہیں کہ اس کو اقتدار سے مزدول کریں۔ لہذا اقتدار والے بے چارے اپنی کری کی حفاظت کے لیے ساری استعداد اسی پر صرف کرتے ہیں۔ اس وقت ملک کا کوئی حال نہیں اسلام کے متعلق پروگرام نہیں دین داری کے لیے کوئی اخلاقی پروگرام نہیں۔ اس وقت لانگ مارچ اس ملک میں ہوا یہ سب پر عیال ہے ان کا کیا کروار ہے اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ جس طرح باقی ساتھیوں نے پہلیا کہ جو آئینی طریقے تھے وہ اپناتے کیونکہ قوی اسیلی سینٹ اور صوبائی اسیلیوں میں ان کے مجرمان موجود ہے وہ ان اداروں کے ذریعے حزب

اختلاف کی حیثیت سے مطالبے کرتے اور انہیں منوائے لیکن ان کو معلوم تھا کہ ان طریقوں سے ان کو اقتدار نہیں ملنا تھا۔ انہوں نے لانگ مارچ کا پروگرام بنا کر اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کی میں ساتھ یہ بھی وضاحت کروں کہ اگر کوئی پارٹی لانگ مارچ کرائے اپنے ملک جموریت کے اندر رہ کر تو یہ کوئی نئی بات نہیں لیکن ہماری موجودہ گورنمنٹ اس لانگ مارچ سے اتنی ڈر گئی کہ انہوں نے پولیس اور فوج کو بلوایا اور شاکرڈیا میں اس کی اس عمل کو غیر اخلاقی قرار دیا گیا اور اس کی نہ موت کی گئی۔ میرے خیال میں اگر کوئی پارٹی مطالبات منوائے کے لئے اجتماع کرے تو اس کے لیے اتنے بڑے انتظامات نہیں ہونے چاہیے۔ ہماری پارٹی کا اس بارے میں نقطہ نظر یہ ہے کہ اس کو صحیح طریقے جموروی طریقے پر۔ اپنے مطالبات منوائے کی کوششیں کریں اور حکومت بھی ان کے ساتھ جموروی طریقے سے بات کریں۔ اپنی کری کو مفبوط کرنے کے لیے اس طرح کے حربے استعمال نہ کریں کہ کوئی ان کی کری کو نہ ہلاکے۔ یہ قپاکستان ہے یہاں تو کرسی ملتے رہتے ہیں۔

**مشریع عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر حکومت آپاٹشی و برقيات)** جناب اپنیکر اس قرارداد پر کافی بحث ہو چکی ہے بات تو میرا خیال ہے بالکل سادہ ہے۔ جیسا کہ یونان کے ایک فلسفی نے کہا تھا اپنے ایک ساتھی سے کہ آپ سے مکمل اختلاف رکھتا ہوں۔ کسی بات سے اتفاق نہیں کرتا مگر آپ کے اس حق کو بچانے کے لیے کہ آپ میرے ساتھ اختلاف کریں اس کے لیے میں اپنی جان دینے کو تیار ہوں اس کو کہتے ہیں جمورویت اور یہاں سے جمورویت شروع ہوتی ہے۔ پی ڈی اے کو لانگ مارچ کرنے کا قانون کے اندر رہتے ہوئے حق ہے۔ ہماری پارٹی کی پالیسی بھی یہ ہے۔ کہ یہ حق ان کو ملنا چاہئے اور جہاں تک بلوجستان کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں بات یہاں اس لیے گبُوگُنی کہ مولانا صاحب نے کماکہ بلوجستان گورنمنٹ میں پی پی کیوں شامل ہے۔ بات دراصل یہ ہے۔ میں مولانا صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ چھپلے دو سال سے آپ بلوجستان گورنمنٹ میں شامل تھے اور مرکز میں نواز شریف کی مخالفت کر رہے تھے کہ انہوں نے صحیح معنوں میں اسلام نافذ نہیں کیا۔ آپ لوگوں کا اصل سیاسی اعتراض یہ تھا۔ جہاں تک جموروی حقوق کا تعلق ہے ہم اس کی حمایت کرتے بشرطیکہ وہ پر امن ہو۔ ہمارے ساتھی مشریع جانسن اشرف صاحب نے صاف الفاظ میں کہا کہ اگر ان کو پارٹی کی ہائی کمیٹ کی جانب سے کوئی ہدایت ملی تو وہ اس پر عمل کریں گے بلوجستان گورنمنٹ کی حمایت کرنا ان کا جموروی حق ہے یہ حق آپ ان سے چھین نہیں سکتے۔ جہاں تک جمورویت کا تعلق ہے جناب اپنیکر صاحب اس ملک میں جمورویت کا پودا ابھی تک اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچا ہے اور ہم اس اندازے سے جموروی لوگ نہیں ہے جس طریقے سے ہونا چاہیے مگر

ہم سیکھ رہے ہیں آہستہ آہستہ جسموریت میں انشاء اللہ ایپر و منٹ ہو گی ہم سیکھ جائیں گے اور جہاں تک جسموری حقوق کا تعلق ہے میں مٹپنپارٹی کے اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب سے بہت سے ساری ہاتوں پر اختلاف رکھتا ہوں مگر انہوں نے میرے خیال میں بڑی اچھی بات کی ہے کہ درمیان کا کوئی آدمی اس میں وہ آکر بھلے مٹپنپارٹی اور اس کے درمیان کوئی صلح صفائی کرے اور اس ملک کو تباہی سے بچالیں یہ لانگ مارچ کا سلسلہ ہی مُتم ہو گا کہ جسموریت کو صحیح طریقے سے آئندہ چند سالوں میں ایک منزل تک پہنچائے اور صحیح طریقے سے اپنے معاشرے میں جسموریت قائم کر سکیں سارے بات میرے خیال میں اتنی ہے صرف ایک بات جو مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس گورنمنٹ میں گواہٹپنپارٹی والے کیوں شامل ہے۔

**جناب امیر زمان** یہ آپ دو تین دفعہ کہہ چکے ہیں جی مولانا امیر زمان صاحب تین منٹ ہیں ذرا مختصر کریں۔

**مولانا امیر زمان** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جناب امیر زمان صاحب سب سے پہلے افسوس اس بات کا ہے کہ جو بھی بات آجاتی ہے تو سارے ممبر جمیعت پے ثبوت پڑتے ہیں تو یہ مجھے معلوم نہیں کہ جمیعت ان لوگوں کے لیے زہر قاتل ہے اب قرار داد کا پتا نہیں کس کے متعلق ہے اور سورخان صاحب کس پے ثبوت پڑتا ہے یہ تو مجھے پتا نہیں چلتا ہے اس بارے میں ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اس بیلی کو روڑ کے تحت آپ نے چلانا ہے لہذا آپ مروائی کر کے جتنے بھی ممبرز ہیں ان کو پابند کریں کہ وہ اپنے موضوع کے اندر بات کرے اور رہی یہ بات کہ یہ جو تحریک آئی ہے اس میں تو ہمارے ساتھیوں نے ہماری پالیسی واضح کر دی کہ ہم کس بنیاد پر گورنمنٹ کے مخالفت کرتے ہیں اور کس بنیاد پے ہم پی ڈی اے کی مخالفت کرتے ہیں تو یہ واضح ہو گیا اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہاں وہ بات ہے کہ مدعا سوت گواہ چست اب پی ڈی اے والے نہ خود حاضر ہوتے ہیں نہ اپنی بات لیتے ہیں وہ پتا نہیں کہاں جا رہے ہیں تو مقصد میرا یہ ہے کہ اگر وہ خود حاضر ہوتے تو خوب بات کر لیتے ان کو اچھی طرح سے پاٹھا کر ہماری ساتھ کھلے زیادتیاں ہو رہی ہے لاٹھی چارج ہوئی ہے ہم پے آنسو گیس استعمال ہوا ہے لہذا یہاں تک جو ہم نے سنا ہے اخباروں سے پتا چلا ہے کہ سب سے زیادہ زیادتی اخبار والوں کے ساتھ ہوا ہے ان پر باقاعدہ لاٹھی چارج ہوئی ہے ان پے آنسو گیس استعمال ہوا ہے میرے خیال میں سب سے زیادہ اخبار والے غیر جانبدار ہے ان کے ساتھ زیادتی کیوں ہوئی یعنی اگر جسموریت ہے تو آزاد لوگوں کے ساتھ زیادتیاں کیوں ہوتی ہوئی ہے پی ڈی اے والوں نے لانگ مارچ نکالا اور حکومت نے ایسا سد باب کیا جیسا کہ ہندوستان حملہ کرنے والا ہے میرے خیال

میں حکومت نے اخبارات میں یہ لکھا ہے کہ ہنپڑا رٹی کو باہر سے اشارہ ملا ہے میرا قیمن تو یہ ہے کہ گورنمنٹ کو بھی باہر سے کوئی اشارہ ملا ہے یعنی ایک جلسے کے لیے اتنے انتظامات باقاعدہ خاردار تاریخی کیا اور اس کے لئے آنسو گیس کی تیاری پولیس کی پالیسی ہے میں اس پالیسی کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں لیکن ایک بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ سرور خان صاحب نے اپنے تقدیر میں کہا کہ جمیعت کی سیاست منافقت کی سیاست ہے یہ انتہائی انسوس کی بات ہے کہ آج خان صاحب پہ بات کرتا ہے جب ایکش ہو رہا تھا اس وقت سرور خان صاحب نے ایک جلسے میں کہا تھا کہ چونکہ ایک عورت ملک پر مسلط ہے خدا کا عذاب ہے اللہ اجلہ عذاب ملک پر مسلط ہے تو اللہ اس لیے ہمیں دوڑ رہا چاہیے تاکہ شریعت مل کو پاس کریں۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑو (وزیر)** میں نے ایکش میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہا تھا اور نہ مولا ناصاحب ہارے جلسے میں موجود تھے اور نہ میں نے ایسا کوئی جلسہ کیا۔

**جناب اسپیکر** مولا ناصاحب آپ اپنے موضیع کی طرف آئیں۔

**مولانا امیر زمان** جناب میں یہ حق رکھتا ہوں تو پھر جب ایکش ہو گئے پھر سب سے پہلے خان صاحب کے ساتھیوں نے کہا تھا کہ یہ بوس اس بیبلی ہے یعنی مصلحت جتوں اس وقت کس کے ساتھی تھے اور یہ جو وزیر اعظم کا مشیر ہے چھڈری صاحب نے ایک بڑے مجمع میں کہا تھا مولا نا فضل الرحمن اور دوسرے ساتھی بھی موجود تھے کہ ہم نے قوی اس بیبلی کے امیدواروں کو میں میں ہزار بیٹھ بھیپہلے سے دیا اور صوبائی اس بیبلی کے مجرکو دس دس ہزار بیٹھ بھیپہلے سے دیا یہ تو ہم نے نہیں کہا ہے پھر جب ایکش آگئے بیٹھ کے جیزیر میں ایک لیڈریز کو بنا دیا اب خدا نخواستہ اگر ایک واقعہ ہو جائے ایک حادثہ آجائے (مدائلت)

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر)** جناب عورت کی شرکت کی ہم غالبت نہیں کر رہے ہیں صرف سربراہی کی غالبت کرتے ہیں۔

**مولانا امیر زمان** حضور پیغمبر میں قوم کی سربراہ ہے جیسا کہ ایم پی اے جدھر کا سربراہ ہے وہ بیٹھ کی ایک قائم مقام سربراہ ہے پھر دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی واقعہ پیش آئے خدا نخواستہ وزیر اعظم صدر اور جیزیر میں اس واقعہ کا شکار ہو جائے۔ (مدائلت)

**الوزیر انصویں** نے شریعت مل پیش کیا تو سود کو بالکل رو اقرار دیا باقاعدہ ان لوگوں کے مشیروں نے اعلان کر دیا

اخبارات میں آیا کہ یہ ہماری حکومت کی پالیسی ہے تو افسوس کی بات یہ ہے جو بھی بات آجائی ہے وہ جمیعت پر نوٹ پڑتے ہیں تو میں اتنی گزارش کرتا ہوں کہ ہماری پالیسی ہے کہ ہم ہر ظالم سے بغاوت کرتے ہیں ہر مظلوم کی حمایت کرتے ہیں اور تمام انسانیت کی خدمت ہمارا فرض ہے اس کے ساتھ ہمارا الفاق ہے لذایہ مسئلہ ایک ہے اور وہ دوسری طرف جا رہے ہیں اس کا مطلب کیا ہو گا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اپنا بات بھول جاتے ہیں تو پھر دوسروں کی طرف پڑھ جاتے ہیں۔

**مسٹر فشی محمد** بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اسیکر صاحب چونکہ ہماری پارٹی اس لانگ مارچ میں شامل نہیں ہے لذا جو جموروی حق ہوتا ہے تو اس کی حمایت نہیں کرنا چاہیے اور ہمیں حق حاصل بھی ہے کیونکہ ہم ہر جموروی عمل کو جموروی روایات کو جموروی سمجھتے ہیں باقی ملکوں میں جمورویت جب ہوتا ہے تو حزب اختلاف بینہ جاتا ہے اور صبر کرتا ہے کہ دو سراپا رجوب آجاتا ہے تو میں آؤں گا لیکن پاکستان میں ایسا نہیں ہے ہر کوئی بر سر القدار آتا ہے وہ حزب اختلاف کو اپنا قاتل سمجھ کر اسے ختم کرتا ہے تو اس لیے حزب اختلاف مجبور ہوتا ہے کہ دو اپنا جان بچانے کے لئے کسی نہ کسی پوزیشن میں آتی ہے جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ کرسی کے لئے ہیں میں کتنا ہوں کہ مولانا صاحب سندھ نہیں گیا ہے کری تو اپنی جگہ ہے لیکن سندھ دو سال میں مولانا صاحب آدمی اس وقت تک صبر کر سکتا ہے جب کری کے لئے ہو لیکن کری کے لئے میونوں سالوں صبر کر سکتا ہے کرامہ برائی میں اور انٹی کرپشن میں لوگ صبر نہیں کر سکتے آپ سندھ میں جائیں ان کی حالت دیکھے لیکن بد قستی یہ ہے کہ ہمپلپارٹی خود اس میں ملوث ہے کیونکہ کسی جگہ گورنمنٹ کی حمایت کر رہے ہیں کسی جگہ لاٹھیاں لھارے ہیں دوسری بات یہ ہے ہمارے مرادی صاحب نے کہا کہ یہاں دو دکان نہیں بند کر کے ہمپلپارٹی والے استغفار دے دیں دیکھئے ہمپلپارٹی کو نہ مانے آیا ہمپلپارٹی آئے گایا آپ لوگ آئیں گے آپ لوگ تمدود نہ کریں اس کو چھوڑ دیں آج اگر ہمپلپارٹی میدان میں نہیں آئی تو آپ آئیں گے میرے خیال میں آپ لوگ بھی جانتے ہیں کہ ہمپلپارٹی ایک پارٹی کی ٹھکل میں اور دوسری پارٹی پاکستان میں صرف اور صرف بے نظیر کی پارٹی ہے تو ابھی یہ عمل جو ہو رہا ہے میں بھرپور اس کی حمایت کرتا ہوں کہ اس کو نہیں روکنا چاہیے اگر کوئی ذر نہیں ہے اس کو اجازت دیں۔ والسلام

**جناب اسیکر** وزیر منصوبہ بندی و ترقیات مسودہ قانون نمبر و کی بابت تحریک پیش کریں۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات** جناب اسیکر اسکی اجازت ہے میں تحریک پیش کرنا ہو کہ وادی

زیارت کے ترقیاتی ادارے کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو فوراً زیر غور لایا جائے۔  
**جناب اپئکر** تحریک جو پیش کی گئی ہے یہ کہ وادی زیارت کے ترقیاتی ادارے کے مسودہ قانون  
 مصدرہ ۱۹۹۲ء کو فوراً زیر غور لایا جائے۔

**(تحریک منظور کی گئی)**

تحریک منظور ہوئی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اگلی تحریک پیش کریں جی (مداخلت)

**ڈاکٹر عبد المالک** کیا آپ نے اس پر؟

**جناب اپئکر** بحث تھی ڈسکشن ہو گئی ایڈ جنل موشن میں توہی ہوتا ہے۔

**مشترس عید احمد ہاشمی (وزیر)** چاہتے ہیں کہ کی یہ رہ گئی ہے کہ وائندپ (Wind up) کروں اس سارے بحث کو کوڑے میں بند کروں۔ میں تو خاموش رہا اگر چاہتے ہیں کوڑے میں بند کروں کیونکہ لگتا یہ تھا کہ سب نے (۹۰) نیصد ہمارے عمل کی حمایت کی ہے بڑی خوشی کی ہاتھ ہے۔

**جناب اپئکر** وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات** حزب اپئکر۔ آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ وادی زیارت کے ترقیاتی ادارے کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو منظور کیا جائے۔

**جناب اپئکر** تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ وادی زیارت کے ترقیاتی ادارے کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو منظور کیا جائے۔

**جناب اپئکر** آیا تحریک منظور کی جائے؟

**(تحریک منظور کی گئی)**

تحریک منظور ہوئی وادی زیارت کے ترقیاتی ادارے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء مسودہ قانون نمبر ۹ مصدرہ ۱۹۹۲ء منظور ہوا وزیر قانون و پارلیمانی امور اسلامی نظریاتی کو نسل کی رپورٹ ہدایت اسلامی نظام معہتمم ایوان میں پیش کریں جی ڈاکٹر صاحب۔

**مولانا عبدالغفور حیدری** پوچھت آف آرڈر جناب اپئکر گزشتہ پیش میں یہاں اسمبلی میں ایک کمیٹی تھی اور اس میں یہ ہدایت دی گئی تھی کہ اسلامی نظریاتی کو نسل کی۔ سفارشات پر غور کر کے اس کی روشنی میں ایک مسودہ پیش کیا جائے لیکن جناب اپئکر بد قسمی سے چھ یا سات مرتبہ میں نے اس کا اجلاس طلب

کیا سوائے ایک دفعہ کے اب تک ان کا کورم پورا نہیں ہوا ہے اگر اس کا کورم پورا ہوتا تو آج اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ پیش کرتا تو اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں گزارش یہ ہے کہ آپ اس کمیٹی کو فعال بنائیں اور ہم نے بھی یہاں جو بلوچستان کے حوالے سے یہ جو مالیاتی نظام ہے بلوچستان کی اس حوالے سے ہم نے ایک موضوع منتخب کیا تھا ان کو آپ دوبارہ تسبیح کریں کہ اجلاس باقاعدہ ہو تاکہ اس سلسلے میں ہم پیش رفت کر سکیں کیونکہ ممبران اسیلی کامیں سمجھتا ہوں منتخب ہونے کا تقدیر بھی یہی ہے کہ وہ آئین سازی کریں یہ الگ بات ہے کہ ہم دوسرے سائل میں الحجہ ہوئے ہیں ورنہ بنیادی بات یہ ہے کہ ہم آئین سازی کریں تو اس اہم مسئلے کی طرف میں آپ کی توجہ مہدوں کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب اچیکر** میں خصوصی کمیٹی کے تمام اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ اس اہم مسئلے کو زیادہ اہمیت دیں اور جب بھی اس کمیٹی کے چیئرمین صاحب اجلاس بلاسیں تو کوشش کیجئے گا کہ اس اجلاس میں شرکت کریں اور اس روپورٹ کو جلد اسیلی میں پیش کرنے کی کوشش کریں۔ میں وزیر قانون و پارلیمنٹی امور اسلامی نظریاتی کو نسل کی روپورٹ بابت اسلامی نظام معیشت ایوان میں پیش کریں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)** جناب اچیکر آپ کی اجازت سے میں اسلامی نظریاتی کو نسل بابت اسلامی نظام معیشت ایوان کے میزبر رکھتا ہوں۔

**جناب اچیکر** اسلامی نظریاتی کو نسل کی روپورٹ بابت اسلامی نظام معیشت ایوان میں پیش ہوئی۔ نواب محمد اسلم ریسانتی مشترکہ قرارداد نمبر ۲ پیش کریں نہیں ہے تو جان جمالی صاحب کون کون سے اراکین ہیں اس میں قمار صاحب چان جمالی صاحب جو بھی پیش کریں۔ اس میں ہے نواب محمد اسلم ریسانتی، میر جان محمد جمالی عبد القبارودان موموی امیر زمان۔

**مسٹر عبد القبار خان ودان** جناب اچیکر آپ کی اجازت سے میں یہ مشترکہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ حال ہی میں ہی اے (وائڈا) کو آئی آری کے ایک ممبر نے ون یونٹ اعلان کر کے بلوچستان کے غریب اور محنت کشون کے لئے نئے سائل کے دروازے کھول دیے ہیں۔ جس کی وجہ سے بلوچستان سے تعلق رکھنے والے واپڈا کے سینکڑوں طالذین کو جبراً بر طرف کیا گیا ہے جو کہ سراسر نا انصافی ہے لذا ایک پسمندہ صوبے کے طالذین کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنے معمولی کاموں کے لئے لاہور اور اسلام آباد کا چکر کاشتے رہیں یا اپنے ہاں بچوں کا پیٹ پالیں اور ان

ملازمین کے تباہ لوں کا سلسلہ بدستور جاری رہے۔ جو کہ ایک غریب ملازم کے لئے نامکن ہے۔  
لہذا صوبہ بلوچستان سے واپڈا کے سابقہ سی بی اے کو بحال کیا جائے اور نئے احکامات کو منسونگ کیا جائے تاکہ  
صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے واپڈا ملازمین میں بے چینی دور ہو۔

**جناب اسٹیکر** مشترکہ قرارداد منجانب نواب محمد اسماعیل صاحب میر جان محمد جمالی صاحب  
عبد القہار صاحب مولوی امیر زمان صاحب جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے  
کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ حال ہی میں سی بی اے (واپڈا) کو آئی آری کے ایک ممبر نے ون یونٹ  
اعلان کر کے بلوچستان کے غریب اور محنت کشوں کے لئے نئے مسائل کے دروازے کھول دیے ہیں۔ جس کی وجہ  
سے بلوچستان سے تعلق رکھنے والے واپڈا کے سینکڑوں ملازمین کو جبرا" بر طرف کیا گیا ہے جو کہ سراسر نالعفافی ہے  
لہذا ایک پسمندہ صوبے کے ملازمین کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنے معمولی کاموں کے لیے لاہور اور اسلام آباد  
کا چکر کائیتے رہیں یا اپنے پال بچوں کا پیٹ پائیں اور ان ملازمین کے تباہ لوں کا سلسلہ بدستور جاری رہے۔ جو کہ  
ایک غریب ملازم کے لیے نامکن ہے۔

لہذا صوبہ بلوچستان سے واپڈا کے سابقہ سی بی اے کو بحال کیا جائے اور نئے احکامات کو منسونگ کیا جائے تاکہ  
صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے واپڈا ملازمین میں بے چینی دور ہو۔

**جناب اسٹیکر آیا قرارداد منظور کی جائے**

(قرارداد منظور کی گئی)

قرارداد منظور ہوئی جانش اشرف صاحب مشترکہ قرارداد نمبر ۳ پیش کریں۔

**مشترکہ حافظ سن اشرف (وزیر اقلیتی امور و بہودی آبادی)** جناب اسٹیکر آپ کی اجازت ہے  
میں یہ مشترکہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کے شناختی کارڈ میں مذہب کے اندر ایجنسی سے ملک  
میں لئنے والے اقلیتی عوام کے جذبات شدید طور پر محروم ہوئے ہیں اور ان میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ  
اس ملک میں تیرے درجے کے شہری ہیں۔ عوام کے اتحاد خوشحالی، ملکی سالمیت اور استحکام کا تقاضہ ہے کہ عوام کو  
بوجڑا جائے اور ایسے اقدامات کی مخالفت کی جائے جس سے عوام میں بے چینی کشیدگی اور نکراو کی کیفیت پیدا ہوتی  
ہو۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ شناختی کارڈ میں

نہب کے اندر اج کے فیلے کو داپس لے۔

**جناب اسٹریکر** مشترکہ قرارداد مخاب مسٹر جانسن اشرف وزیر و ڈاکٹر عبد المالک ایم پی اے جو پیش کی گئی یہ ہے کہ وفاقی حکومت کے شناختی کارڈ میں نہب کے اندر اج کے فیلے سے ملک میں بننے والے اقلیتی عوام کے جذبات شدید طور پر محروم ہوئے ہیں اور ان میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اس ملک میں تیرے درجے کے شری ہیں۔ عوام کے اتحاد خوشحالی، ملکی سالمیت اور استحکام کا تقاضہ ہے کہ عوام کو جوڑا جائے اور ایسے اقدامات کی مخالفت کی جائے جس سے عوام میں بے چینی کشیدگی اور تکڑاؤ کی کیفیت پیدا ہوتی ہو۔

الذای ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ شناختی کارڈ میں نہب کے اندر اج کے فیلے کو داپس لے۔

**جناب اسٹریکر** جی آپ اس پر مزید بولنا چاہتے ہیں؟ جی ڈاکٹر صاحب یہ گزارش کروں گا کہ مختصر جتنا ہو سکے۔

(شور)

**میرزا یاں خان مری** جانسن صاحب نے پیش کی ہے کچھ دوسروں کا خیال رکھیں وہ کیا سمجھیں گے ماشاء اللہ آپ بھی کھڑے ہو جائیں۔ (شور)

**مولانا عبد الغفور حیدری** جناب اسٹریکر آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تیرے درجے کی شری کے حوالے سے اس کی ذرا وہ وضاحت فرمائیں ان کے حقوق کا کہاں تک نقصان ہوا ہے ذرا وضاحت فرمائیں۔

**جناب اسٹریکر** آپ اس پر مزید بولنا چاہتے ہیں؟

**مسٹر جانسن اشرف (وزیر اقلیتی امور)** ڈاکٹر مالک صاحب پلے بولیں۔

**جناب اسٹریکر** ڈاکٹر مالک صاحب آپ بولنا چاہتے ہیں یا ہم اس پر رائے لیں؟ (ملی جلی آوازیں رائے لیں بحث کریں)

**حامی محمد شاہ مردانزی** (وزیر سماجی بہود) جناب اسٹریکر یہ ایک بڑا مدد ہی مسئلہ ہے۔ میں اس پر بولنا چاہتا ہوں۔

**میرزا یاں خان مری** جس طرح مسٹر جانسن اشرف خان نے یہ قرارداد پیش کی ہے وہ اس پر اظہار

خیال کریں یہ سلسلے وہ بات کریں۔

جناب اسٹاکر آپ یو ناچاہتے ہیں؟

**مولانا عبدالغفور حیدری** جناب اسٹاکر میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں انہوں نے اپنی قرارداد میں لکھا ہے نہیں تیرے درجہ کا شری کا حوالہ دیا ہے اس کی وجہ ذرا وضاحت فرمائیں کہ ان کے حقوق کا کمال نقصان ہوا ہے محکم اس کی وضاحت فرمائیں۔

**ڈاکٹر عبد المالک** مسٹر اسٹاکر۔ یہ ایک اہم اور سمجھیدہ مسئلہ ہے جناب اسٹاکر۔

جناب اسٹاکر اب اذان ہو رہی ہے اذان کے بعد کریتے ہیں۔ اذان کے لئے وقفہ کریتے ہیں۔

**مسٹر محمد سرور خان کاکڑ** جناب اسٹاکر صاحب۔ اب ثامم ختم ہو گیا ہے اگر ان کو آپ ڈیفر کر دیں تو بہتر ہو گا۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل** جناب اسٹاکر۔ اس قرارداد کو فی الحال ڈیفر کر دیں اس پر مولانا صاحبان بات کریں گے اور دونوں سائنسوں سے ہم بھی بات کریں گے اس بحث پر تین گھنٹے لگ جائیں گے اب وقت نہیں ہے۔

جناب اسٹاکر آپ حضرات ذرا آذان ختم ہونے دیں پھر آپ کی جو رائے ہو بولیں۔

جناب اسٹاکر (آذان کے بعد) جی اب آیا اس کو رکھا جائے یا آدم گھنٹے بعد رکھا جائے۔

**مسٹر محمد سرور خان کاکڑ (وزیر)** جناب اسٹاکر اس کو کسی اور دن کے لئے ڈیفر کر دیں۔ تین تاریخ کے لئے ڈیفر کریں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر)** جناب اسٹاکر۔ ثامم ہو گیا ہے۔ اس قرارداد کو آپ کو ڈیفر کریں ہم حکم گئے ہیں۔

**ڈاکٹر عبد المالک** ہم اس کو ڈیفر نہیں کریں گے یہاں پہلے بھی تین ہفتہ قبل ہم نے یہ دی تھی۔

**حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیر)** بھائی یہ اہم زمینی مسئلہ ہے اس پر بحث کی جائے۔ ہم تائیں گے یہ اچھا اور اہم مسئلہ ہے۔

جناب اسٹاکر آپ حضرات تقریب کریں گے؟

**ڈاکٹر عبد المالک** جناب والا۔ ہر بارٹ سے ایک ایک سمجھو بولیں۔

جناب اسٹیکر مولانا صحت اللہ صاحب مولانا حیدری صاحب ذاکر صاحب آپ بولیں۔  
سردار شاہ اللہ خان زہری (وزیر) جناب اسٹیکر یہ بحث لیتی ہو جائے گی۔  
جناب اسٹیکر ہر ببر کے لئے پانچ یا تین منٹ سے زیادہ نہ ہو۔  
ملک محمد سعید خان کاظم (وزیر) جناب اسٹیکر چھٹی ہو رہی ہے تمام ٹیک ہے آپ اس کو ڈال  
کر دیں۔

مولانا عبد الباری جناب اسٹیکر جہاں تک اس پرہات کا تعلق ہے صوبائی اسمبلی میں اس پرہات ہم  
میں کر سکتے ہیں الایہ خارج از بحث ہے یہاں اس مسئلے پر بحث نہیں ہو سکتی۔  
جناب اسٹیکر یعنی جو افیمار خیال کرتا ہو اس کو دکانیس جاسکتا یا تو اس کو ڈال کر جاسکتا ہے۔  
مولانا عبد الباری جناب والا۔ فیصل حکومت اس بارے میں پاکستانی نہاریں ہے یہاں پر یہ خارج از  
بحث ہے۔  
جناب اسٹیکر یا الگے اجلاس کے لئے اس کو ڈال کر جائے جو اس کے حق میں ہیں کہ یہ قرارداد کو ڈال کر  
جائے؟ (آواز ڈال کر جائے)  
جناب اسٹیکر الگے اجلاس تک ڈال کر جاتا ہے۔ سکریٹری اسمبلی کو ز صاحب کا حکم پڑھ کر دتا گیں۔

Mohammad Hasan Shah  
Secretary Assembly

#### "Order

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Sardar Gul Muhammad Khan Jogeza, Governor Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Saturday the 28th November, 1992, after the session if over.

Sd/-

( SARDAR GUL MUHAMMAD KHAN JOGEZAI)  
GOVERNOR BALOCHISTAN."

جناب اسٹیکر اب اسمبلی کا اجلاس غیر مددودت کے لئے لغوی کیا جاتا ہے۔  
( اسمبلی کا اجلاس ایکنچ کر کچھ منٹ پر غیر مددودت تک کے لئے لغوی ہو گی)